اقوامِ متحدہ کا منشور — قادیانی چیخ و

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

شمارہ ۱۳
جلد ۴

گستاخِ رسول کی توبہ بھی قبول نہیں۔ مولانا حمادی

رد قادیانیت پر خاص تحریر

قانونِ قدرت اور سنۃ اللہ

ٹنڈو آدم میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

حضرت شاہ اسحاقؒ کی زندگی پر اہم مضمون

تحریکِ آزادی میں علماءِ حق کا کردار

مقالہ خصوصی

نعت شریف

دُھن ہے صبح و مَسا مدینے کی — بات کر ہم نوا، مدینے کی
یہ ہوا اور گھٹا مدینے کی — گھیر لائی فضا، مدینے کی
شہرِ دل میں ہیں نکہتیں رقصاں — چل رہی ہے ہوا مدینے کی
چھوڑ دنیا کے ناروا قصّے — مجھ کو باتیں سنا مدینے کی
اب سفینہ بھنور میں آ پہنچا — سوچ اے ناخدا مدینے کی
زائرینِ کرام سے پوچھو — رُت ہے کیا خوشنما مدینے کی
عرش قربان ہے بحکمِ خُدا — شان تو دیکھنا مدینے کی
جانے والوں کے رُخ ہوئے زرتاب — خاک ہے کیمیا، مدینے کی

خلد کی ہے مجھے طلب غازیؔ
خلد ہے انتہا مدینے کی

مسلم غازیؔ

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوة
کراچی
۲۰ تا ۲۶ ذوالحجہ ۱۴۰۵ھ
مطابق
۶ تا ۱۲ ستمبر ۱۹۸۵ء

اس شمارے میں

۱	فضائل نبوی	۳
۲	اداریہ	۵
۳	قانون قدرت اور سنت اللہ	۷
۴	تحریک آزادی میں علماء حق کا کردار	۹
۵	ٹنڈو آدم کانفرنس	۱۲
۶	تحریک آزادی کی ایک خونچکاں داستان	۱۴
۷	عجب و کبر کا علاج	۱۸
۸	مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب	۱۹
۹	مسلمان اور قادیانیت	۲۰
۱۰	مکتوب سری نگر	۲۱
۱۱	اخبار ختم نبوت	۲۲

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت
محمد عبدالستار واحدی ، امجد محمود

بدل اشتراک
سالانہ /۷۰ روپے — ششماہی /۴۰ روپے
سہ ماہی /۲۰ روپے — فی پرچہ /۲ روپے

رابطۂ دفتر
مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۹۶۱

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نورالحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	کنری	ایم عبدالواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد اذا	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف الٰہ

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب ، کویت ، اومان ، شارجہ ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا ، امریکہ ، کینیڈا	۲۴۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان ، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشش	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

عبدالرحمان یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۲۰/اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

خصائل نبوی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کثرت تواضع فرمانے کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

۷۔ حدثنا سفیان بن وکیع حدثنا جمیع بن عمر بن عبدالرحمٰن العجلی حدثنی رجل من بنی تمیم من ولد ابی ہالۃ زوج خدیجۃ یکنی اباعبداللہ عن ابن ابی ہالۃ عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما قال سئلت خالی ہند بن ابی ہالۃ وکان وصافا عن حلیتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اشتھی ان یصف لی منہا شیئا فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخما یتلألأ وجہہ تلألؤ القمر لیلۃ البدر فذکر الحدیث بطولہ .... الخ

۸۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے پوچھا وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اکثر بیان کرتے تھے اور مجھے ان کے سننے کا اشتیاق تھا تو انھوں نے میرے پوچھنے پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیۂ شریف کا ذکر فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند پایہ بلند مرتبہ تھے۔ آپ کا چہرۂ انور بدر کی طرح چمکتا تھا۔ اور پورا حلیہ شریف (جیسا کہ پہلے باب کی ساتویں حدیث میں مفصل گزر چکا ہے۔) بیان فرمایا۔ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بعض وجوہ سے اس حدیث کا امام حسین رضی اللہ عنہ سے ایک عرصہ تک ذکر نہیں کیا۔ ایک عرصے کے بعد ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ وہ مجھ سے پہلے اس حدیث کو سن چکے تھے۔ اور صرف یہی نہیں کہ ماموں جان سے یہ حدیث سن لی ہو بلکہ والد صاحب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان تشریف لے جانے اور باہر تشریف لانے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز و طریقہ بھی معلوم کر چکے تھے۔ چنانچہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان تشریف لے جانے کے حالات دریافت کیے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں تشریف رکھنے کے وقت کو تین حصوں پر منقسم فرماتے تھے۔ ایک حصہ حق تعالیٰ شانہٗ کی عبادت میں خرچ فرماتے تھے۔ یعنی نماز وغیرہ پڑھتے تھے۔ دوسرا حصہ گھر والوں کے ادائے حقوق میں خرچ فرماتے تھے۔ مثلاً ان سے ہنسنا بولنا بات کرنا ان کے حالات کی تحقیق کرنا۔ تیسرا حصہ خاص اپنی ضروریات راحت آرام کے لیے رکھتے تھے۔ پھر اس اپنے والے حصہ کو بھی دو حصوں پر اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم فرما دیتے اس طرح پر کہ خصوصی حضرات صحابۂ کرام اس وقت میں داخل ہوتے ان خواص کے ذریعہ سے مضامین عوام تک پہنچتے ان لوگوں سے کسی چیز کو اٹھا کر نہ رکھتے تھے (یعنی نہ دین کے امور میں نہ دنیاوی منافع میں) غرض ہر قسم کا نفع بلا دریغ پہنچاتے تھے) امت کے اس حصہ میں آپ کا یہ طرز تھا کہ ان آنے والوں میں اہل فضل یعنی اہل علم و عمل کو حاضری کی اجازت میں ترجیح دیتے تھے۔ اس وقت کو ان کے فضل دینی کے لحاظ سے ان پر تقسیم فرماتے تھے بعض آنے والے ایک حاجت لے کر آتے اور بعض حضرات دو دو حاجتیں لے کر حاضر خدمت ہوتے اور بعض حضرات کئی کئی حاجتیں لے کر حاضر ہوتے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تمام حاجتیں پوری فرمایا کرتے تھے۔ اور ان کو ایسے امور میں مشغول فرماتے جو ان کی اور تمام امت کی اصلاح کے لیے مفید اور کار آمد ہوں۔ مثلاً ان کا دینی امور کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرنا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی طرف سے مناسب امور کی ان کو اطلاع فرمانا اور ان علوم و معارف کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان مفید اور ضروری اصلاحی امور کو غائبین تک بھی پہنچا دیں اور نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ کسی عذر (پردہ یا دوری یا شرم یا رعب) کی وجہ سے مجھ سے اپنی ضرورتوں کا اظہار نہیں کر سکتے تم لوگ ان کی ضرورتیں مجھ تک پہنچا دیا کرو۔ اس لیے کہ جو شخص بادشاہ

باقی صفحہ ۲۲ پر

اقوام متحدہ کا منشور — قادیانی چیخ و پکار

جب سے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے قادیانیوں سے متعلق آرڈیننس کا اجراء کیا ہے۔ قطع نظر اس بات کے اس پر موثر عمل درآمد ہوا یا نہیں قادیانی اس آرڈیننس پر بہت پیچ و تاب کھا رہے ہیں ——— آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی جا رہی ہے ——— جلوس نکالے جا رہے ہیں ——— کلمہ طیبہ کا بیج اپنے ناپاک اور ارتداد زدہ جسموں پر سجا کر اس پاک اور مقدس کلمہ کی بے توقیری اور بے حرمتی کی جا رہی ہے ——— مسلمانوں کی مساجد کے سامنے مظاہرے بھی کئے جا رہے ہیں ——— اسلحے کی نمائش کر کے مسلمانوں کو ڈرایا دھمکایا بھی جا رہا ہے ——— جب کسی جگہ کی غیرت مند، جذبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار انتظامیہ ان کی غنڈہ گردیوں اور اشتعال انگیزیوں کا نوٹس لے کر انہیں گرفتار کرتی ہے تو پھر ان کی چنگھاڑیں اور چیخیں لندن میں قائم کردہ ان کے نئے کفر آباد سے بلند ہونے لگتی ہیں اور مدد و دستگیری کیلئے اپنے سامراجی ناخداؤں اور سرپرستوں کو پکارا جاتا ہے۔

قادیانیوں کے جغادری مرزا طاہر ربوہ میں بہشتی مقبرہ میں تدفین کے نام سے قبروں کی تجارت کر کے اس کی آمدنی سے تنخواہ لے کر اپنی توندیں بھرنے والے اس کے کارندے اور قادیانی رسائل و جرائد اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے عالمی منشور کا حوالہ دے کر یہ واویلا بھی کر رہے ہیں۔ کہ پاکستان میں اس منشور کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں۔

اقوام متحدہ کا یہ منشور جس کی قادیانی دہائی دے رہے ہیں۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو منظور ہوا تھا رائے شماری میں ۴۸ ممالک نے حصہ لیا تھا جن میں پاکستان بھی شامل تھا جبکہ روس، پولینڈ، چیکوسلواکیہ، یوگوسلاویہ، جنوبی افریقہ اور مسلم ممالک میں سے سعودی عرب نے حصہ نہیں لیا تھا۔

جس وقت اس نام نہاد منشور کیلئے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں رائے شماری ہوئی اس وقت بدقسمتی سے پاکستان کی وزارت خارجہ کا قلمدان مشہور سامراجی مہرے اور سامراجی آقاؤں سے "سر" کا خطاب پانے والے چوہدری ظفر اللہ خان کے ہاتھ میں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ہماری، جماعت مغربی سامراج کی ایجنٹ اور ہمارا "نبی" مرزائے قادیان انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا اگر کسی وقت مسلمان قوم کی سامراج دشمن رگ پھڑک اٹھی تو ہماری جماعت کے لئے اس ملک میں رہنا مشکل ہو جائے گا۔

جن لوگوں نے اس منشور کو ترتیب دیا وہ بھی مغربی دانشور ہی تھے جنہوں نے منشور کی تیاری کے وقت پوری دنیا خاص طور پر مسلم ممالک میں پھیلے ہوئے اپنے خود کاشتہ پودوں اور تنخواہ دار ایجنٹوں کے مفادات کو ملحوظ رکھا تاکہ ان کو کسی قسم کی گزند نہ پہنچ سکے۔ اقوام متحدہ کے اس منشور کی وہ دفعات جو مغربی دانشوروں نے اپنے ایجنٹوں کے مفادات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترتیب دی ہیں۔

- ——— ہر فرد کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ریاست کے حدود کے اندر نقل و حرکت اور سکونت اختیار کر سکے اور حق ہے کہ اپنے ملک سے چلا جائے، اسی طرح اپنے ملک میں آنے کی آزادی ہوگی۔
- ——— ہر فرد کو جائداد رکھنے کا حق حاصل ہوگا اور اسے زبردستی محروم نہیں کیا جائے گا۔

- ــــــــــــ ہر فرد کو آزادیٔ فکر، آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب کا پورا حق حاصل ہے اسے مذہب یا عقیدہ تبدیل کرنے اور مذہبی رسوم ادا کرنے کی پوری آزادی ہوگی۔
- ــــــــــــ ہر فرد کو اظہار رائے کی آزادی ہے اور وہ ان کی تبلیغ کر سکتا ہے۔

اقوام متحدہ کے منشور کی یہی وہ دفعات ہیں جن پر اظہار خیال کرتے ہوئے ایک قادیانی اخبار لکھتا ہے۔

"اعلان کے حق میں ووٹ دینے والے ممالک اس بات کے پابند اور مکلف سمجھے جاتے ہیں کہ وہ اس کی دفعات کا احترام کریں"

اس منشور میں سامراجی دانشوروں نے ہر شخص کو ریاستی حدود میں آزادی سے نقل و حرکت کرنے جائدادیں بنانے، آزادیٔ فکر آزادیٔ ضمیر آزادیٔ مذہب حتیٰ کہ عقیدہ بدلنے اور مذہبی رسوم ادا کرنے کی کھلی اجازت دی ہے۔

پاکستان میں مغربی سامراج کی خود کاشتہ قادیانی جماعت نے اس منشور سے خوب فائدہ اٹھایا سامراجی سرمائے سے ملک کے مختلف حصوں میں دھڑا دھڑ جائدادیں خریدیں کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی افسروں نے بھارتی سرحد سے ملحق علاقوں تھرپارکر، بدین، چولستان اور بہاولپور وغیرہ میں ہزاروں قادیانیوں کو زمینیں الاٹ کیں اور ربوہ جو ان کا مرکز ہے۔ اس کی زمین کوڑیوں کے حساب سے خرید کر اپنی جماعت کے نام کرایا جہاں تک مذہبی آزادی کا تعلق ہے تو قادیانیوں نے پاکستانی حکمرانوں اور افسروں کی بے حسی بلکہ بے غیرتی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کھلے بندوں تبلیغ کی۔ اسلامی تعلیم اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان سے ناواقف لوگوں کو اپنے دام دجل و تزویر میں پھانسا صدارتی آرڈیننس کے نفاذ تک اپنے رسائل و جرائد میں خاندان مرزا کو خاندان نبوت اس کی بے شرم بیویوں کو اہل بیت اور ام المومنین اس کے گندے کردار کے حامل جانشینوں کو خلیفہ اور امیر المومنین کہا اور لکھا گیا، اس کے اولین پیروکاروں کو صحابہ کے نام سے پکارا گیا الغرض وہ تمام اصطلاحات جو مسلمان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان آپ کے جانشینوں اور جاں نثاروں کے لئے استعمال کرتے ہیں وہ قادیانی دجال و کذاب کے خاندان اور پیروکاروں کے لئے استعمال کر کے مسلمانوں کو جو پاکستان کی غالب اکثریت ہے اور جس نے اس ملک کے حصول کیلئے ہر طرح کی قربانیاں دیں، اشتعال دلاتے رہے۔

پاکستان جو ایک عظیم مسلم مملکت ہے جس پر پورے عالم اسلام اور دنیا کے ہر خطے میں رہنے والے تمام مسلمانوں کو فخر حاصل ہے اس عظیم مسلم مملکت کے خلاف سازشیں کی گئیں اس پر بزور قبضہ کرنے کے لئے طرح طرح کے منصوبے بنائے گئے، کبھی صوبہ بلوچستان کو قادیانی سٹیٹ بنانے کی تدبیریں سوچی گئیں تا آنکہ یحییٰ خان اور ایم ایم احمد نے میر جعفر اور صادق بن کر اس عظیم مسلم مملکت کو دو نیم کر دیا۔ لیکن ابھی ان کا جذبہ انتقام سرد نہیں ہوا وہ اپنے سامراجی مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے بیرون ملک بیٹھ کر اور اندرون ملک رہ کر در پردہ سازشوں میں مصروف ہیں ان کا پاکستانی عوام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ، اقوام متحدہ کے منشور کی خلاف ورزی کا واویلا اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں اگر اقوام متحدہ کے منشور کا یہی مطلب ہے کہ مسلمان ممالک غیر ملکی ایجنٹوں کو کھل کھیلنے کی اجازت دیں کہ وہ جو چاہیں کریں تو قادیانیوں کو یہ بات یاد رکھ لینی چاہیے کہ پاکستان کے غیور مسلمان ایسے دستور یا منشور کو جو مغربی سامراج نے اپنے زر خرید ایجنٹوں قادیانیوں، یہودیوں، بہائیوں اور دوسرے سیاسی مہروں کے تحفظ کیلئے وضع کیا ہے قطعاً قبول نہیں کریں گے اور اسے پائے استحقار سے ٹھکرا دیں گے۔

انما يعمر مسٰجد الله من امن بالله واليوم الاخر

قانون قدرت اور سنۃ اللہ

حضرت مولانا تاج محمد صاحب مدرس قاسم العلوم فقیروالی

قادیانی علماء کی طرف سے عموماً یہ اعتراض پیش ہوا کرتا ہے کہ آسمان پر جانا قانون قدرت اور سنت اللہ کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عادت نہیں ہے کہ کبھی کسی کو اس جسم کے ساتھ آسمان پر لے گیا ہو۔ حکیم خدا بخش قادیانی نے "عسل مصفّٰی" حصہ اول ص ۵۰۵ پر لکھا ہے کہ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (پ ۲۲ فاطر رکوع ۵) یعنی اے رسول معلوم رہے کہ سنۃ اللہ میں ہرگز تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اسی کتاب کے ص ۲۸۹ پر لکھتے ہیں کہ "جو قانون اللہ تعالیٰ نے دیگر بنی آدم کے لئے مقرر فرمایا ہے وہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ہے۔ کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ جو سنت دیگر انبیاء و رسل اور عامۃ الناس کے لئے جاری و ساری ہے۔ اس سے حضرت عیسیٰ مستثنیٰ رکھے جائیں۔"

ہم مناسب خیال کرتے ہیں کہ قادیانیوں کے اس عام اعتراض کا جواب الزامی رنگ میں بھی ہو اور تحقیقی طور پر بھی۔

الزامی جواب

"عسل مصفّٰی" کا مصنف حکیم خدا بخش قادیانی حصہ اول کے ص ۴۹۵ پر خود ہی اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ "وہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام جو برخلاف عام سنت اللہ کے خارق عادت طور پر بغیر باپ کے پیدا ہوا ہے۔" ہم یہ دریافت کرتے ہیں کہ جو قانون اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کی پیدائش کے لئے مقرر فرمایا ہے کیا وہی قانون مسیح کی پیدائش کے لئے ہے؟ کیا وجہ ہے کہ جو سنت دیگر انبیاء و رسل اور عامۃ الناس کے لئے جاری و ساری ہے۔ اس سے حضرت مسیح علیہ السلام کیوں مستثنیٰ رکھے گئے ہیں؟

بطور نمونہ از خروارے قادیانی لٹریچر سے چند ایسے واقعات تحریر کئے جاتے ہیں جو قانون قدرت کے خلاف ہیں لیکن انکو مرزا غلام احمد نے خود تحریر اور تسلیم کیا ہے۔

مرزا غلام احمد "حقیقۃ الوحی" کے ص ۵۰ پر تحریر کرتے ہیں: "ابراہیم علیہ السلام کی خدا نے مدد کی جب کہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا۔ خدا نے آگ کو اس کے لئے سرد کر دیا۔"

کتاب "مسیح ہندوستان میں" کے ص ۱۴ پر لکھتے ہیں "یونس مچھلی کے پیٹ میں مرا نہیں تھا۔ بلکہ خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ نکلا اور آخر قوم نے اسکو قبول کیا۔"

"براہین احمدیہ" ص ۴۲۳ پر لکھتے ہیں "انبیاء سے جو عجائبات اس قسم کے ظاہر ہوئے ہیں کہ کسی نے سانپ بنا کر دکھا دیا۔ یہ اس قسم کی دست بازیوں سے منزہ ہیں جو شعبدہ باز لوگ کیا کرتے ہیں۔"

"تریاق القلوب" کے ص ۴۱ پر لکھتے ہیں "یہ عجیب بات ہے حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر میرے لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔"

"سرمہ چشم آریہ" کے ص ۳۹ پر لکھتے ہیں۔ "کچھ تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ مظفر گڑھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا جب بیکالف صاحب ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ کو بھی اطلاع ہوئی تو انہوں نے یہ ایک عجیب امر قانون قدرت کے خلاف سمجھ کر وہ بکرا اپنے روبرو منگوایا۔ اس بکرے نے ان کے روبرو ڈیڑھ سیر دودھ دیا۔ پھر بحکم جناب ڈپٹی کمشنر وہ بکرا عجائب خانہ لاہور میں بھیجا گیا۔ ایک شاعر نے اس پر ایک شعر بھی بنایا۔

مظفر گڑھ جہاں ہے بیکالف صاحب عالی
یہاں تک فضل باری ہے کہ بکرا دودھ دیتا ہے

"سرمہ چشم آریہ" کے اسی ص ۳۹ پر ہی لکھتے ہیں "اس کے بعد بعض معتبر اور ثقہ اور معزز آدمی نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے بلکہ ایک نے ان میں سے کہا کہ امیر علی نام ایک سید کا لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے ہی پرورش پاتا تھا۔ کیونکہ اس کی ماں مر گئی تھی۔"

"چشمہ معرفت" کے ص ۹۶ پر لکھتے ہیں۔ "خدا کی قدرتیں غیر محدود ہیں اور اس کے عجائب کام ناپید کنار ہیں اور اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے۔ مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں داخل ہے۔"

"آریہ دھرم" کے ص ۵۹ پر لکھتے ہیں "ڈاکٹر داؤ صاحب نے ایک ایسی عورت کو جنایا جس کا ایک

برس کی عمر سے حیض آنے لگا تھا اور آٹھویں برس میں حاملہ ہوئی۔ آٹھ برس دس مہینہ کی عمر میں لڑکا پیدا ہوا۔"

آیت ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (پ ۲۶ فتح) اور اس کی دیگر نظائر کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ ان آیات میں سنت اللہ سے انبیاء کی نصرت اور ان کے دشمنوں کی تعذیب و خذلان اور ناکامی مراد ہے۔ سو اس امر کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری یہ قدیمی روش ہے۔ اس میں تبدیلی نہیں ہوگی۔ اس بات کے سمجھنے کا آسان طریق یہ ہے کہ یہ آیات جہاں جہاں قرآن مجید میں وارد ہوئی ہیں طالب مشتاق ان کے ماقبل اور مابعد پر غور کرے تو ساتھ ہی انبیاء علیہم السلام کی نصرت اور ان کے دشمنوں کی ناکامی اور ان پر خدا کی مار اور پھٹکار کا ذکر موجود ہوگا۔ پس قاعدہ نظم و ارتباط قرآن حکیم اس کو مجبور کر دے گا کہ وہ تسلیم کرے کہ اس جگہ سنت اللہ سے مراد پیغمبروں کی نصرت اور ان کے دشمنوں کی تعذیب و خذلان ہے۔

تحقیقی جواب

جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمان پر اسی جسد اطہر کے ساتھ معراج پر جانا اور پھر وہاں سے واپس آنا حق ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بجسدہ العنصری آسمان پر اٹھایا جانا اور پھر قیامت کے قریب ان کا آسمان سے نازل ہونا بھی حق اور ثابت ہے۔

جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کا آسمان سے زمین پر نازل ہونا ممکن ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بھی ممکن ہے۔ إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ اسی سے تو نزول ثابت ہوا باقی رہا صعود تو اس کے متعلق مرزا صاحب "حمامۃ البشریٰ" صفحہ ۳۲ پر لکھتے ہیں کہ وما عرفوا ان النزول فرع الصعود نزول صعود کی فرع ہے۔

حضرت جعفر بن ابی طالب کا فرشتوں کے ساتھ آسمان پر اڑنا صحیح اور قوی حدیث سے ثابت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کو جعفر طیار کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۶۲ پر ہے۔ عن عبداللہ بن جعفر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھنیئا لک ابوک یطیر مع الملائکۃ فی السماء۔ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے جعفر کے بیٹے تجھے مبارک ہو کہ تیرا باپ فرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں اڑتا پھرتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس بارے میں ایک شعر ہے۔

وجعفر الذی یضحی و یمسی
یطیر مع الملائکۃ ابن امی

ترجمہ: میں اس بات پر فخر کرتا ہوں کہ صبح و شام فرشتوں کے ساتھ اڑتا ہے۔ وہ میری ماں کا بیٹا ہے۔ اگر ایک صحابی رسولؐ کو آسمان پر لے جایا جا سکتا ہے تو ایک اولوالعزم نبی کے لئے کیوں پیٹ میں درد ہے حالانکہ یہ امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ غیر نبی کو نبی پر فضیلت نہیں دی جا سکتی۔

غزوہ بر معونہ میں عامر بن فہیرہ کا شہید ہونا اور ان کے جنازے کا آسمان پر اٹھایا جانا روایت میں مذکور ہے۔ علامہ عسقلانی نے اصابہ میں حافظ ابن عبدالبر نے استیعاب میں اور علامہ زرقانی نے شرح مواہب جلد ۲ صفحہ ۷۵ میں ذکر کیا ہے جبار بن سلمیٰ جو عامر بن فہیرہ کے قاتل تھے وہ اسی واقعہ کو دیکھ کر ضحاک بن سفیان کلابی کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ اظہار دعانی الی الاسلام ما رأیت من مقتل عامر ابن فہیرۃ و رفعہ الی السماء ضحاک بن سفیان کلابی نے یہ تمام واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں لکھ کر بھیجا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتوں نے عامر کے جثہ کو چھپا لیا اور علیین میں لے گئے۔

امام بیہقی اور ابونعیم دونوں نے اپنی اپنی دلائل النبوت میں واقعہ کا بیان کیا۔ (شرح الصدور فی احوال الموتیٰ والقبور للعلامہ سیوطی صفحہ ۱۸۳)

واقعہ رجیع میں جب حضرت خبیب بن عدی کو سولی پر لٹکایا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ ضمیری کو خبیب کی نعش اتار لانے کے لئے روانہ فرمایا۔ عمرو بن امیہ وہاں پہنچے اور خبیب کی نعش کو اتارا۔ دفعتاً ایک دھماکہ سنائی دیا۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو نعش غائب تھی۔ ابونعیم اصفہانی فرماتے ہیں کہ صحیح ہے کہ عامر بن فہیرہ کی طرح حضرت خبیب کو بھی فرشتے آسمان پر لے گئے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ جس طرح حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے عامر بن فہیرہ اور خبیب بن عدی اور علاء بن حضرمی کو آسمان پر اٹھایا۔

(منقول از کلمۃ اللہ)

نسائی۔ بیہقی اور طبرانی کی روایت ہے کہ جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد میں حضرت طلحہؓ کی انگلیاں زخمی ہو گئیں۔ اس تکلیف کی حالت میں آپ کی زبان سے "حس" کا لفظ نکلا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو بجائے "حس" کے بسم اللہ کہتا تو لوگوں کے دیکھتے ہی دیکھتے فرشتے تجھ کو اٹھا کر آسمان پر لے جاتے۔

حضرت ھارون علیہ السلام کے جنازہ کا آسمان پر اٹھایا جانا اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے آسمان سے زمین پر اترنا ثابت ہے۔

(مستدرک جلد ۲ صفحہ ۵۷۹)

مقالہ خصوصی

جناب محمد عبدالستار واحدی

تحریک آزادی میں علماء حق کا کردار

گذشتہ ماہ پورے ملک میں ۳۸ واں یوم آزادی بڑے جوش و خروش سے منایا گیا اس سلسلے میں دیگر تقاریب کے علاوہ جلسہ ہائے عام بھی منعقد ہوئے اس سلسلہ کا ایک جلسہ عام ۱۴ اگست ۱۹۸۵ء کو لیاقت اشرف کالونی محمود آباد نمبر۶ میں منعقد ہوا جس میں علاقہ سے صوبائی اسمبلی کے ممبر چوہدری عبدالمجید اور ممتاز عالم دین مولانا آصف قاسمی مہمان خصوصی تھے تحریک آزادی میں علماء حق کا کردار کے موضوع پر انچارج شعبہ کتابت ہفت روزہ ختم نبوت اور کراچی کے نامور خطاط و خطیب مسجد اقصیٰ (پہاڑی والی) کشمیر بل ٹاؤن منظور کالونی حافظ محمد عبدالستار واحدی نے یہ مقالہ جلسہ عام میں پڑھا۔

آپ قرآن پاک کا مطالعہ کریں۔ احکامات اور مسائل کے علاوہ جو مضمون آپ کو نمایاں نظر آئے گا وہ مسلمانوں کو ان کے دشمنوں کی سازشوں، ان کی مکاریوں اور مسلمانوں کے بارے میں ان کے خطرناک عزائم کے بارے میں ان کو آگاہ کیا گیا ہے۔ قرآن پاک نے مسلمانوں کے جو دشمن گنوائے وہ یہود و نصاریٰ، مشرکین، اور منافقین ہیں یہود و نصاریٰ اور مشرکین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنی شر انگیزیوں کی بنا پر مسلمانوں کے ہاتھوں اتنے پٹے کہ ان کی سیاسی سماجی اور اقتصادی حیثیت بالکل ختم ہو کر رہ گئی۔ حتیٰ کہ مسلمانوں نے ان کو پورے مسلم علاقے سے نکال باہر کیا اور جو چند ایک رہے بھی تو جزیہ دے کر۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد ان پٹے ہوئے دشمنوں نے اپنی ناکامی کا بدلہ لینے کے لئے نئی چال چلی اور عبداللہ ابن سبا کی قیادت میں منافقین پر مشتمل ایک جماعت تشکیل دی تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں کو جب بھی نقصان اٹھانا پڑا، ان منافقین کے ہاتھوں اٹھانا پڑا۔

برصغیر پاک و ہند کی تاریخ پر بھی اگر آپ نگاہ ڈالیں گے تو یہود کے آلہ کار اسی گروہ کی منافقانہ چالوں اور سازشوں سے یہاں بھی مسلمانوں کو نقصان پہنچا اور مغل سلطنت صلیب کے پنجۂ استبداد میں جکڑی گئی۔

جب عیسائیت کا ہندوستان پر قبضہ ہوا تو انگریز سامراج نے سب سے پہلے مسلمانوں کے اسلامی تشخص کو ختم کرنے کیلئے اقدامات کئے۔

انگریزی حکومت نے مسلمانوں کی اقتدار و دولت تباہ کرنے کے لئے معمولی باتوں پر مسلمان زمینداروں کی زمینیں ضبط کیں یا نیلام کر دیں۔ آپ اندازہ کریں کہ بنگال میں صرف چار روپیہ کی ڈگری کے عوض جاگیر کو نیلام کرنے کا حکم دیا گیا۔ دوسری طرف جو لوگ صنعت و حرفت کے ذریعے اپنا رزق حاصل کرتے تھے ان کے کاروبار کو بھی انگریز نے بالکل ختم کر دیا بنگال پر جیسے ہی اہل حرفہ کا روزگار بسبب جاری اور رائج ہونے اشیاء تجارت ولایت کے بالکل جاتا رہا یہاں تک کہ ہندوستان میں کوئی سوئی بنانے والے اور دیا سلائی بنانے والے کو بھی نہیں پوچھتا تھا پارچہ بافوں کا تار تو بالکل ٹوٹ گیا تھا اس کے باوجود بھی ایسٹ انڈیا کمپنی کی وحشیانہ بھوک ختم نہیں ہوئی اس نے سود در سود کا قانون بنایا جس کی ٹھنڈی مار نے تھوڑے ہی دنوں میں ہندوستان کا اقتصادی ڈھانچہ درہم برہم کر دیا۔ ہزاروں لاکھوں نفوس اناج کے ایک ایک دانہ کو محتاج ہو گئے اور دولت کے یہ انبار یورپ کے ساہوکاروں کی تجوریوں میں بند ہو گئے۔ مسلمانوں کو اقتصادی طور پر تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا اسلامی تشخص ختم کرنے کے لئے انگریز سامراج نے بہت ہتھکنڈے استعمال کئے۔ سرسید احمد خاں اسباب بغاوت ہند میں لکھتے ہیں۔

کچھ شبہ نہیں کہ تمام لوگ جاہل و قابل اعلیٰ و ادنیٰ یقین جانتے تھے کہ ہماری گورنمنٹ کا دلی ارادہ ہے کہ مذہب اور رسم و رواج میں مداخلت کرے اور سب کو عیسائی مذہب اور اپنے ملک کے رسم و رواج پر

... ہے

بہی ... سامراج نے ... مقصد حاصل کرنے
کیلئے ہندوستان میں بڑے پیمانے پر پادری مقرر کئے
جو سرکاری خرچ پر قریہ قریہ عیسائیت کی تبلیغ کرتے تھے
اور حکومت نے عربی اور اسلامی علوم کی تعلیم پر پابندی
عائد کر کے لوگوں کو اسلامی علوم سے ناواقف رکھنے کی
کوشش کی۔ اور سرکاری ملازمتوں میں ان لوگوں کو ترجیح
دی جاتی جو عیسائیت قبول کر لیتے یا عیسائیت سے متاثر
ہوتے۔

انگریزی ان تمام کارستانیوں سے عام طور پر تمام
لوگ ... واقف تھے لیکن ... روکنے اور مقابلہ کرنے کی
جرأت نہ ... میں تھی نہ جاگیرداروں میں۔ انگریز ...
حکومت ... دن بدن ہندوستان میں مضبوط تر ہو رہی
تھی۔ خود غرضی اور منافقت عام تھی جس وجہ سے دشمن
کی پیش قدمی روکنے والا صرف ایک جماعت کے اور
کوئی نہ تھا وہ جماعت جس کے جذبات مقدس مقاصد
لیے ... ہر قسم کے شبہ سے پاک۔ بادشاہوں
شاہزادوں، نوابوں اور جاگیرداروں کے متعلق بجا طور پر
جاگیرشاہی کی ... کا شبہ کیا جا سکتا ہے لیکن
اس جماعت کا ... ایسے تمام داغوں سے پاک تھا
یہ جماعت نہ ... کی خواہاں نہ حکومت و سلطنت کی
کی آرزو مند ... اعزاز و اکرام اور اعلیٰ خطابات کی ہوس
اس کے دل ... میں پیدا ہوئی تھی اس کے سامنے صرف
اور صرف ... اسلام، وطن عزیز کی حفاظت، اہل وطن کی
ہمدردی کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے دین اور مذہب
کی حفاظت تھی یہی ان کا نصب العین تھا یہ جماعت علماء
ہند کی جماعت تھی۔ وہ جماعت کہ اگر اس کے فکر سلیم
اور جذبہ صادق کا اعتراف نہ کیا جائے ... تاریخی واقعات
کی ترتیب ... کے سلسلہ میں سے اس جماعت کی
سنہری زنجیر کو نکال دیا جائے تو نہ صرف یہ کہ با اخلاص
اور ایثار شعیوہ جماعت کے حق میں ناانصافی ہوگی بلکہ
حق یہ ہے کہ وطن عزیز کے حق میں خیانت اور ایثار و قربانی
کی پوری تاریخ پر ایک بہت بڑا ظلم ہوگا۔

اٹھارویں صدی کا تقریباً وسط تھا سلطنت
مغلیہ کی کشتی ڈانواں ڈول اور انگریزی اقتدار کی
گھٹائیں دن بدن گاڑھی ہو رہی تھیں وطن سیاست
کے چاند تارے ان گھٹاؤں میں چھپ چکے تھے یا
چھپتے جا رہے تھے تب حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی نے خوش حال ترقی پذیر متمدن اور فوجی
لحاظ سے نہایت مضبوط وطن کے نقشے کو نصب العین
بنا کر کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کی روشنی میں اقتصادی اور سیاسی نظریات مرتب کئے
ان نظریات پر دماغوں کی تربیت کے لئے وطن عزیز میں
چند مرکز قائم کر دیئے دہلی کے مرکز نے شاہ عبدالعزیز
محدث دہلوی کی سرپرستی میں ہندوستان کے علمی حلقوں
میں نئی زندگی پیدا کی اور حضرت سید احمد شہید، مولانا
شاہ اسمعیل شہید، شیخ الاسلام مولانا عبدالحی، مولانا
شاہ اسحٰق، مفتی صدر الدین اور مولانا فضل حق خیر آبادی
جیسے سینکڑوں مفکر اور مدبر پیدا کئے حضرت سید احمد
شہید اور شاہ اسمعیل شہید نے ملک کے بڑے حصہ کا
دورہ کر کے عوام کے اندر روح انقلاب پیدا کر کے لاکھوں
مسلمانوں کو انگریزی استبداد کے خلاف صف آرا کیا خود
حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے انگریز کے خلاف
وہ مشہور فتویٰ دیا جس نے انگریزی اقتدار کے محلات
میں زلزلہ کی کیفیت پیدا کر دی۔

دہلی کی طرح جدوجہد آزادی کا ایک بڑا مرکز تھانہ
بھون تھا جس کی قیادت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی
کے ہاتھ میں تھی اور حاجی صاحب کے ساتھ مشیر
وزیر کے طور پر کام کرنے والوں میں حجۃ الاسلام حضرت
مولانا قاسم نانوتوی اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی
رحمہم اللہ کی ذات بابرکات تھیں جنہوں نے تحصیل
شاملی علاقہ تھانہ بھون میں اسلامی حکومت قائم کر کے
... خلاف بغاوت کی اور علاقہ کے مسلمانوں کی
... مجری ... جماعت کے ساتھ مل کر اعلان جہاد فرمایا چنانچہ
تذکرۃ الرشید میں ہے۔

... شاملی کی تحصیل پر حملہ کرنے والا یہی گروہ تھا
بستی کو دو کا ... تھے چھپر تحصیل کے ... مجاہدین
نے جمع کئے اور ان میں آگ لگا دی یہاں تک کہ جب آدھے
کواڑ جل گئے تو ابھی آگ بجھنے بھی نہ پائی تھی کہ نڈر
ملازں نے جلتی آگ میں قدم بڑھانے اور بھڑکتے ہوئے
شعلوں میں گھس کر انگریزی سرکار کے خزانہ کو لوٹا"

انگریزوں کے شاملی کے علاقہ میں ہی علماء کی
جدوجہد سے گھبرا کر فیصلہ کیا کہ وہاں توپ خانہ بھیجا
جائے۔ چنانچہ انگریزی فوج کی ایک پلٹن توپ خانہ
سے شاملی کے محاذ پر روانہ ہوئی۔ لوگوں میں اس بات
سے تشویش ہوئی کیونکہ جو ہتھیار ان مجاہدین کے پاس
تھے وہ تلوار، توڑے دار بندوقیں اور برچھے وغیرہ
تھے مگر توپ کسی کے پاس نہ تھی۔ توپ خانہ کا مقابلہ
کس طرح کیا جائے۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی
نے فرمایا فکر مت کرو۔

سڑک ایک باغ کے کنارے گزرتی تھی حضرت
مولانا رشید احمد گنگوہی کو تیس یا چالیس مجاہدین پر،
حضرت حاجی امداد اللہ نے افسر مقرر کر دیا آپ اپنے ساتھیوں
کو لے کر باغ میں چھپ گئے اور سب کو حکم کیا کہ پہلے
سے تیار رہو جب میں حکم کروں سب ایک دم فائر کرنا
چنانچہ جب سرکاری فوج کی پلٹن توپ خانہ کے ساتھ باغ
کے سامنے پہنچی تو سب نے ایک دم فائر کر دیا پلٹن گھبرا گئی
کہ خدا جانے کس قدر آدمی یہاں چھپے ہوئے ہیں وہ
توپ خانہ چھوڑ کر سب بھاگ گئے حضرت گنگوہی نے
توپ خانہ کھینچ کر حضرت حاجی صاحب کی مسجد کے سامنے
لا کر ڈال دیا۔ اس سے لوگوں میں ان حضرات کی،
فراست، ذکاوت، فنون حربیہ کی مہارت، معاملہ
فہمی اور ہر قسم کی قابلیت کا سکہ بیٹھ گیا۔ چنانچہ ان بزرگوں
کی جدوجہد نے شاملی کے علاقہ سے انگریزوں کا صفایا
کر دیا گیا اور وہاں قبضہ کر کے اسلامی حکومت قائم
کر دی گئی۔

علماء کی جدوجہد صرف میدان جنگ تک ہی محدود
نہ تھی جب علماء حق نے سامراجی حکومت کے اسلام
کے خلاف اقدامات دیکھے اور ان کے ایک ماہر تعلیم لارڈ

میکالے نے جیا نہ نعرہ لگایا کہ میں ہندوستان میں ایک ایسی قوم پیدا کروں گا جو نسل کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو گی مگر نظریات کے اعتبار سے عیسائی ہو گی چنانچہ نظریاتی محاذ پر کام کرنے کے لیے اور ہندوستان کے مسلمانوں کے دین و ایمان کو بچانے اور قرآنی علوم کو برصغیر میں زندہ و پائندہ رکھنے کے لیے حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ نے دیوبند کے شہر میں ایک دارالعلوم کی بنیاد ڈالی چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ دارالعلوم دیوبند نے مسلمانوں کے ملی تشخص کو نہ صرف قائم رکھا بلکہ اس نے ایسے اولوالعزم علماء حق پیدا کئے جنہوں نے آگے چل کر انگریز سامراج کے ہر محاذ پر ایسے دانت کھٹے کئے کہ آج وہ دنیا میں اپنا وجود برقرار رکھنے کے لیے تنکوں کا سہارا تلاش کر رہا ہے۔

ان فرشتان قوم میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن مولانا عبیداللہ سندھی، مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا انور شاہ کشمیری مولانا اشرف علی تھانوی، علامہ شبیر احمد عثمانی، سید عطاء اللہ شاہ بخاری جیسے سیکڑوں اکابرین اسلام کے نام شامل ہیں۔

ان حضرات علماء کرام نے جدوجہد آزادی میں جس عظیم الشان عزم و ہمت کا مظاہرہ فرمایا اس کی مثال شاذونادر ہی دیکھنے میں آتی ہے چنانچہ تواریخ عجیب میں مولانا محمد جعفر فرماتے ہیں جب ہم قید ہو کر انڈمان جا رہے تھے ملتان اور کراچی کے درمیان ایک اور زنجیر کا اضافہ ہوا "سوائے بیڑی اور ہتھکڑی اور ڈنڈے کے جو پہلے سے زیب تن تھے، یہاں ایک بڑی موٹی آہنی زنجیر بھی ہماری بیڑیوں کے بیچ میں پہنائی گئی کہ جس سے اپنی اپنی جگہ سے کوئی ہل نہیں سکتا تھا۔ جب ہم جہاز میں رہے اس وقت قریب آدھا آدھا من لوہا ہمارے جسم پر تھا۔ باوجود پانی کی اس کثرت کے دریائے سندھ ہمارے زیر پا تھا ہم پڑے پڑے تیمم سے نماز پڑھتے تھے۔

جب جہاز سیلون کے سمندر میں پہنچا نہایت، سخت طوفان کا سامنا ہوا تمام قیدی جہاز کے نیچے تو تنگ میں ایک کٹہرہ جو مانند پنجرہ شیر تھا نہایت بے رحمی کے ساتھ بند کر دیئے گئے ہر ایک کو دوران سر اور دست و قے جاری تھا۔ یہ غلاظت اور پاخانہ پیشاب مل کر ایک تالاب کی سی کیفیت اس تو تنگ کی ہو گئی تھی اس میں شب و روز رہنا پڑتا تھا میں اپنی نماز پنجگانہ اس نجس حالت میں بلا وضو و تیمم کسی طور پر ادا کر لیا تھا"

علماء حق کی یہی جماعت قیام پاکستان تک ثابت قدمی کے ساتھ جدوجہد آزادی میں مصروف کار رہی اور جب پاکستان بن گیا تو اس مملکت خداداد میں اسلامی نظام کے قیام کی کوششوں میں ہمہ تن مصروف ہو گئے ان علماء میں علامہ شبیر احمد عثمانی، مولانا احمد علی لاہوری، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد یوسف بنوری اور حضرت مفتی محمود صاحب رحمہم اللہ کے اسماء گرامی شامل ہیں تا ہنوز اس جماعت کے اولوالعزم علماء جن میں مولانا سلیم اللہ خان، مفتی احمد الرحمان اور مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین کندیاں شریف جیسے اکابرین اسلام اپنے مشن کی تکمیل میں مصروف ہیں اور ان علماء کی کوششوں سے آج قادیانیت وطن عزیز سے بعینہٖ اسی طرح فرار ہو رہی ہے جس طرح اس کا آقا انگریز ذلیل و رسوا ہو کر اس ملک سے نکلا۔

دوستو اور بزرگو! یہ ملک ہم نے لاکھوں مسلمانوں کی جانی قربانیوں اور ہزاروں معصوم اور باعفت مسلمان عورتوں کی عصمت داؤ پر لگا کر حاصل کیا ہے۔ جن کی قربانیوں کے طفیل آج ہم جشن آزادی منانے کے قابل ہوئے۔ چنانچہ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جشن آزادی منانے کے ساتھ ساتھ ان مجاہدین کی قربانیوں اور کارناموں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ عزم کریں کہ ہم اس ملک کے قیام کا مقصد،

پاکستان کا مطلب کیا۔ لا الہ الا اللہ

حاصل کرنے کے لیے خود کو اسلامی سانچے میں ڈھالتے ہوئے اس ملک کی حفاظت اور ترقی کے لیے اپنے آپ کو ہر وقت مستعد رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

●●

بقیہ: ٹنڈو آدم کانفرنس

(۵) ـــــ پاسپورٹ کی طرح شناختی کارڈ اور تعلیمی اسناد میں مذہب کے کالم کا اضافہ کیا جائے

(۶) ـــــ قادیانی عبادت گاہوں کا تشخص مسلمانوں کی مساجد سے جدا متعین کیا جائے۔

(۷) ـــــ قادیانیوں کا ناجائز اثر و رسوخ ختم کرنے کیلئے انہیں کلیدی عہدوں پر سے برطرف کیا جائے۔

یہ نفاذِ اسلام ہے یا مزاحِ اسلام

موجودہ حکومت اسلام کا نام لیتے تھکتی نہیں لیکن افسوس کہ حکومت نے شعائر اسلام کے تحفظ کیلئے جو آرڈیننس جاری کئے ہیں۔ ان کی دھجیاں وہ خود بکھیر رہی ہے سرگودھا کے متعدد دیہات میں مرزائیوں نے آذانیں دینے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ مثلاً چک ۹۹ شمالی ۴۳ جنوبی ۴۷ جنوبی ۴۳ جنوبی اور خود سرگودھا میں کمرہ کے اندر ان تمام واقعات کی اطلاع ہے۔ ڈی۔ سی۔ ایس پی، اور ڈی ایس پی کو کر دی گئی ہے۔ لیکن ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ حکومت کے کارندے ان کو ہاتھ ڈالنے سے گریزاں کیوں ہیں اور جب مرزائی غنڈوں کو وارننگ دی گئی کہ تم نے خلاف قانون حرکت کیوں شروع کی ہے۔ تو وہ برملا کہتے ہیں۔ کہ ہمیں حضرت صاحب نے لندن سے وحی بھیجی ہے۔ کہ ہمارے کلمے کی مہم کامیاب ہو چکی ہے۔ پہلے کلمہ صرف ہمارے معبد خانوں پر لکھا ہوتا تھا آرڈیننس کے بعد کلمہ کو ہم نے مکانوں، دکانوں، سینوں، گاڑیوں اور سائنس بورڈوں پر عام کر دیا۔ نہ تو کوئی عوام کی طرف سے رد عمل ہوا۔ اور نہ ہی حکومت نے کچھ بگاڑا لہٰذا اب اذانوں والی مہم شروع کر دو اور اس کو دیہات سے شروع کرو۔ اگرچہ اب توجہ پر مقامی، افسران نے توجہ دینا شروع کی ہے۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے۔ کہ اسلام کی دعویدار حکومت تحفظ شعائر اسلام کیلئے آرڈیننس جاری کر کے خود ہی اپنے سامنے اسکی دھجیاں بکھرتی دیکھتی ہے اور ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ اور اس کا مظاہرہ ربوہ کے در و دیوار اور بیاڑیوں پٹھانوں سے ہوتا ہے۔ کہ وہ کس طرح کلمہ طیبہ کی توہین کر رہے ہیں۔ یہ نفاذ اسلام ہے۔ یا مزاح اسلام۔

[illegible]

رپورٹ
مولوی محمد یوسف
محمودی زنگونی

ٹنڈوآدم میں عظیم الشان کانفرنس

کانفرنس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی

میرپور خاص، کنری اور ڈگری کے بعد ٹنڈو آدم میں کانفرنس کا اعلان کیا گیا تھا جس کیلئے پوسٹر شائع کر کے پورے صوبے میں عموماً اور آس پاس کے دیہاتوں میں خصوصاً بھیجے گئے تھے علاوہ ازیں حضرت مولانا جمال اللہ حسینی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت جولائی کے آخری عشرے سے لیکر کانفرنس تک ٹنڈو آدم کے آس پاس کے علاقوں نواب شاہ، مٹیاری، ہیبر اور ڈیٹولال بھٹ شاہ نفرپور، بلاکھن شاہ، ٹنڈو اللہ یار، کلر شاہ، میرپور خاص سانگھڑ کھپرو، اور کچھ دوسرے دیہاتوں کا تبلیغی دورہ بھی کرتے رہے اور عوام کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دیتے رہے اسی دورے میں ان کے ساتھ مولانا محمد مبارک خطیب سانگھڑ مولانا غلام مرتضیٰ خطیب بلا زخان چانڈیو، محمد بخش مولانا دوست محمد کمرانی، مولانا رحیم بخش، مولانا محمد صدیق شوررو، محمد حیات شاہ سانگھڑ، عبداللہ شاہ سانگھڑ مولانا رحمت اللہ کھپرو بھی تھے۔

یہاں میں اس بات کا ذکر نامناسب سمجھتا ہوں کہ ٹنڈو آدم کراچی کے بعد صوبہ سندھ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا دوسرا بڑا مرکز ہے۔ حضرت مولانا احمد میاں حمادی مدظلہ، ایک سچے عاشق رسول، ختم نبوت کے دل و جان سے فدائی اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے فعال رہنما ہیں ــــــ ایک عرصہ سے قادیانیوں نے صوبہ سندھ کو اپنا مرکز بنایا ہوا تھا۔ فوج میں جو بڑے بڑے اعلیٰ افسر قادیانی تھے انہوں نے چور دروازے سے سندھ کے مختلف علاقوں میں زمینیں حاصل کر رکھی ہیں اپنی زمینوں کی دیکھ بھال اور کاشت کیلئے جو ہاری (مزارع) رکھے ہیں ان میں بھی اکثر پنجاب سے آئے ہوئے قادیانی ہیں قادیانی فوجی افسروں نے نہ صرف یہ کہ خود زمینیں ہتھیائیں بلکہ پنجاب کے مختلف علاقوں میں بسنے والے قادیانیوں کو صوبہ سندھ کا شہری بنا کر ان کے نام زمینیں الاٹ کرائیں ریٹائرڈ فوجی اور غیر فوجی قادیانی افسروں کی سرپرستی کی وجہ سے پنجاب سے آئے ہوئے ان قادیانیوں نے دھما چوکڑی مچا رکھی تھی اور تبلیغ قادیانیت کا سلسلہ پورے زور و شور سے جاری تھا حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب قادیانیوں کی ارتدادی مہم کے خلاف خم ٹھونک میدان میں اترے مجلس تحفظ ختم نبوت کی شاخ قائم کی، دفتر بنایا اور پھر دفتر میں بیٹھ کر قادیانیت کے ارتدادی قلعہ پر بمباری شروع کر دی۔

مولانا حمادی صاحب نے تقریروں سے زیادہ لٹریچر پر خصوصی توجہ دی سندھی زبان میں لٹریچر کی کمی شدت سے محسوس کی جا رہی تھی مولانا نے سندھی زبان میں کتابچے ٹریکٹ اور اشتہارات شائع کر کے اس کمی کو پورا کر دیا۔ ٹنڈو آدم سے مولانا کی سرپرستی اور وہاں کے مسلمانوں کے تعاون سے جو لٹریچر شائع ہوا اس کی اجمالی فہرست یہ ہے۔

(۱) صدر مملکت، وزراء اور وفاقی کونسل کے اراکین کے نام ــــــ عرضداشت۔
(۲) جیمس آباد عدالت کا فیصلہ (انگریزی)
(۳) فسخ بیعت بنام "خلیفہ" قادیان
(۴) دعاوی مرزا۔
(۵) مرزا قادیانی کی گالی کس کو؟
(۶) مرزا ناصر کے نام ــــــ روزنامہ جنگ کے اسلامی صفحہ کا اقتباس۔
(۷) آئینہ مرزائیت۔
(۸) حل مرزا مولانا لال حسین اختر کا رسالہ۔
(۹) مرزا جی کا اسہال میں وصال ــــــ مولانا لال حسین۔
(۱۰) مرزا قادیانی تھا کیا؟
(۱۱) الہامی گرگٹ
(۱۲) قادیانیت کیا ہے۔
(۱۳) جیمس آباد عدالت کا فیصلہ (اردو)۔
(۱۴) مرزائی اور تعمیر مسجد۔ مولانا لدھیانوی۔
(۱۵) مرزائیوں سے خیر خواہانہ گزارش۔ ابو احمد رحمانی
(۱۶) جنوبی افریقہ کی عدالت کا فیصلہ۔
(۱۷) تخریب کاری کے لئے منصوبہ بندی۔
(۱۸) قادیانی عقائد۔
(۱۹) جھوٹے قادیانی اور اس کی مرتدامت کا بیان، سندھی۔
(۲۰) قادیانی جنازہ۔

گستاخ رسولؐ کی توبہ بھی قبول نہیں: مولانا حمادی

(۲۱) ڈسٹرکٹ کورٹ راولپنڈی کا فیصلہ۔
(۲۲) چوہدری ظفر اللہ کو دعوت اسلام۔
(۲۳) امت مسلمہ کا اتحاد ضروری ہے۔
(۲۴) غلام احمد قادیانی کون تھا۔ سندھی تحریر مولانا حمادی۔
(۲۵) شناخت۔
(۲۶) قادیانی عقیدہ۔ سندھی۔
(۲۷) حضرت مسیح علیہ السلام۔ مولانا لال حسین اختر کا رسالہ۔
(۲۸) قادیانیوں کے کفریہ عقائد۔ اردو۔ سندھی۔
(۲۹) مرزائی اسرائیل گٹھ جوڑ۔ اشتہار۔
(۳۰) تخریب کار کون؟
(۳۱) قادیانیوں کا بائیکاٹ —— علاوہ ازیں ایک ہزار کی تعداد میں ٹوری ڈائجسٹ اور ہزاروں کی تعداد میں دوسرے مکتبوں سے منگوائی ہوئی کتابیں تقسیم کی گئیں۔

مثالی کانفرنس

سکھر کی تاریخی کانفرنس کے بعد ٹنڈو آدم میں ہونے والی یہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ایک مثالی کانفرنس تھی آس پاس کے دیہاتوں سے لوگوں نے دن ہی میں پہنچنا شروع کر دیا تھا۔ دیہاتی اور قصبوں کے عوام کا لحاظ کرتے ہوئے جمعہ سے پہلے اور نماز عصر کے بعد دو نشستوں کا اضافہ کیا گیا یہ دونوں نشستیں مرکزی جامع مسجد ختم نبوت میں رکھی گئیں۔ یہ مسجد بہت خوبصورت عالیشان اور خاص وسیع مسجد ہے۔ نماز جمعہ کے موقعہ پر مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی جمعہ کی نشست سے پہلے مولانا سید ممتاز الحسن شاہ صاحب گیلانی اور مولانا قاضی اللہ یار صاحب نے خطاب فرمایا۔ اور نماز جمعہ مولانا مفتی محمد حسین صاحب آف سکھر نے پڑھائی نماز عصر کے بعد استاذ المناظرین حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر نے فتنہ مرزائیت کا خود ان کی کتابوں سے پوسٹ مارٹم کیا۔

مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری اور مولانا سید ممتاز الحسن شاہ صاحب نے دوسری مساجد میں جمعہ کا خطبہ دیا۔

رہائش کا انتظام

علماء کرام اور مقررین حضرات کی رہائش کا معقول انتظام تھا۔ حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری، مولانا علی غضنفر کراروی اور کچھ دوسرے حضرات کو مقامی ریسٹ ہاؤس میں ٹھہرایا گیا تھا جبکہ کچھ حضرات جامع مسجد ختم نبوت کے متصل ہی ایک دوست کے مکان میں رہائش پذیر تھے۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر جہاں بھی جاتے ہیں ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ دفتر میں ہی ٹھہریں چنانچہ وہ اور ان کے ساتھ کچھ دوستوں نے دفتر ختم نبوت میں ہی رہائش اختیار کی ہوئی تھی

کھانے کا انتظام

مہمانان خصوصی اور آس پاس سے آنے والے حضرات کے کھانے میں کوئی خاص امتیاز نہیں برتا گیا سب کو پرتکلف کھانا دیا گیا کھانے اور دوسرے انتظامات کے لئے جناب نواب کنور نصیر محمد خاں رکن مرکزی مجلس شوریٰ، حاجی وزیر محمد صاحب امیر مجلس حکیم حفظ الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ میاں محمد ناظم کونسلر بلدیہ، محمد رفیق صاحب رفیق ٹریڈنگ کمپنی، جناب عبدالرشید مغل، مولانا محمد عرفان قادری، جناب محمد عمر صاحب اعظم خان اور احمد خان صاحبان۔ حاجی محمد اسماعیل صاحب، حاجی محمد حسن صاحب جناب امام الدین شو نہین اور تنظیم مجاہدین ختم نبوت ٹنڈو آدم کے نوجوان پیش پیش رہے ہماری ان تمام بزرگوں، نوجوانوں اور جن کے نام ہمیں معلوم نہیں ہو سکے اُن، تمام دوستوں کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا کی کامیابیاں و کامرانیاں عطا فرمائے اور قیامت کے دن تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے اسی طرح اکٹھا فرمائے جس طرح وہ آج پرچم ختم نبوت کے نیچے جمع ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کیلئے خود وقف کئے ہوئے ہیں۔

رات کی نشست

رات کی نشست چھتری چوک میں ہوئی جو ٹنڈو آدم کا مشہور و معروف چوک ہے۔ اجتماع مثالی اور تاریخی تھا ایک اندازے کے مطابق ۳۰ ہزار کے لگ بھگ حاضری ہوئی۔ شمع ختم نبوت کے پروانے سپیشل بسوں اور ویگنوں کے ذریعے قافلوں کی صورت میں پہنچ کر شریک ہوئے اور کانفرنس کو کامیاب کیا —— عوام کے جوش و خروش کا یہ عالم تھا کہ دوران اجلاس بجلی بند ہو گئی لیکن سامعین جم کر بیٹھے رہے —— لاؤڈ اسپیکر خراب ہوا تو حاضری میں کوئی فرق واقع نہیں ہوا۔ رات کی نشست کی صدارت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری نے فرمائی۔ اس نشست میں علماء حضرات کے علاوہ مقامی کالج طالب علم تنظیموں کے جمعیۃ طلباء اسلام، انجمن طلباء اسلام اور اسلامی جمعیۃ الطلبہ کے راہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔

آج مرزائیت پاکستان ہی نہیں پوری دنیا میں ذلیل اور رسوا ہو رہی ہے

—— مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مقررین اور تقریریں

تلاوت قرآن کریم کے بعد سعید احمد رزاقی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی سے کائنات کا ذرہ ذرہ چمک رہا ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو عظمتیں اور رفعتیں عطا فرمائی ہیں انہیں دنیا کی کوئی طاقت نہیں گھٹا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے ہماری غیرت کو للکارا ہے ہم جان تو قربان کر سکتے ہیں لیکن حضور کی عزت و ناموس پر کسی قسم کا حرف نہیں آنے دیں گے طالب علم راہنما سیف اللہ صاحب نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ ایک اہم اور بنیادی عقیدہ ہے جس پر اسلام کی عظیم الشان عمارت کھڑی ہے چودہ سو سال سے امت مسلمہ نے کبھی یہ برداشت نہیں کیا کہ کوئی حضور کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے انہوں نے کہا کہ ملک میں بدامنی تفرقہ بازی کراچی کے ہنگامے قادیانی افسروں کی سازش ہے۔ اس لئے انہیں کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔

صدر صاحب! آپ نے مرتد کی عیادت کر کے اچھا نہیں کیا۔ مولانا لقمان

بٹھایا ہوا ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں سے آرڈیننس کی پابندی کرائی جائے۔

پروفیسر کریم بخش نظامانی نے اپنی تقریر میں قادیانیت کے معاشی، سیاسی اور مذہبی پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور کہا کہ قادیانیوں کی جڑیں اسرائیل میں ہیں، وہاں کسی مشن کو کام کرنے کی اجازت نہیں حتیٰ کہ عیسائی مشن بھی وہاں تبلیغ نہیں کر سکتے لیکن قادیانی مشن اسرائیل میں موجود ہے۔ امریکی حکومت کی پالیسیاں یہودیوں کی پالیسی کے مطابق چلتی ہیں قادیانی انہیں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پاکستان کی تمام پالیسیوں کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔

جمعیۃ اہل حدیث کے راہنما مولانا محمد خالد نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ اسٹیج تحفظ ختم نبوت کا اسٹیج ہے۔

چاہیے۔

مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد مولانا نذیر احمد بلوچ نے قادیانی اخبار الفضل پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس اخبار میں لکھا ہے کہ سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ، نقل کفر کفر نباشد) عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر استعمال کرتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سؤر کی چربی ملی ہوئی ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر حضور کی توہین اور گستاخی اور ہو سکتی ہے؟

خطیب سندھ، مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب جو کانفرنس کے میزبان تھے انہوں نے چند قرار دادیں پیش کیں اور اکابر علماء کے حوالے دے کر ثابت کیا کہ جو شخص سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے یا توہین کا مرتکب ہو ایسے شخص کو قتل کر دیا جائے کیونکہ یہ جرم ناقابل معافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گستاخ رسول کی توبہ بھی قبول نہیں کی جا سکتی اور یہ کہ کسی قادیانی کا اس ملک میں رہنا ہمیں نامنظور ہے۔ مولانا حمادی صاحب نے کانفرنس میں شریک ہونے والے علماء کرام مقررین حضرات کا شکریہ ادا کیا انہوں نے ان تمام حضرات کا بھی شکریہ ادا کیا جو آس پاس کے دیہات سے اپنا قیمتی وقت نکال کر کانفرنس میں شریک ہوئے۔ مقامی ساتھی جنہوں نے دامے درمے قدمے سخنے تعاون کیا مولانا نے ان حضرات کا بھی شکریہ ادا کیا۔

قادیانی اور بہائی دونوں نجس العین ہیں مولانا کراوی

جناب عبدالعزیز غوری صاحب (جو شعلہ نوا اور نوجوان شعلہ بیان مقرر ہیں) نے اپنے ولولہ انگیز بیان میں کہا کہ ہماری زندگی ہماری موت اللہ کے دین کیلئے ہے اگر کوئی سمجھتا ہے کہ ہماری وفاداریاں ہمارے لیڈروں یا مولویوں یا حکومت سے ہیں تو وہ غلط سمجھتا ہے۔ ہم نے لاکھوں سروں کی قربانیاں دے کر یہ ملک حاصل کیا ۔۔۔۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی شریعت کی برتری کیلئے حاصل کیا ۔۔۔۔ یہ ملک اس لئے نہیں لیا تھا کہ کوئی بدبخت اٹھ کر ناموس رسالت کی چادر کو داغدار کرنے لگے

انہوں نے کہا کہ قادیانیت انگریز کا بدبودار، خاردار اور زہریلا پودا ہے یہ کانفرنس اسی فتنے کی سازشوں عیاریوں اور مکاریوں کو بے نقاب کرنے کیلئے منعقد کی گئی ہے انہوں نے انتہائی افسوس کے ساتھ کہا کہ قادیانی متفقہ طور پر مرتد ہیں آرڈیننس کے ذریعے انہیں حکومت نے بھی غیر مسلم تسلیم کیا ہوا ہے لیکن انہیں عزت کے ساتھ کرسیوں پر

یہاں نہیں لانے والی سرکار دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔ انہوں نے باہمی اتحاد و اتفاق پر زور دیا اور کہا کہ اگر ہم اسی طرح اخوت اور اتحاد کا مظاہرہ کرتے رہے تو باطل کی جرأت نہیں کہ وہ میدان میں ٹھہر سکے۔

جامعہ حمادیہ منزل گاہ سکھر کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مراد صاحب نے مرتد کی سزا نافذ کرنے کا پرزور مطالبہ کیا اور کہا کہ یہ کانفرنس ایک بے مثال کانفرنس ہے۔ اس کا بھی ایک ہی مطالبہ ہے کہ،

من بدل دینہ فاقتلوہ

جو دین سے پھر جائے اسے قتل کر دو۔

جب حضور نے فیصلہ فرما دیا تو پھر اس کے بعد ہمیں چوں چرا نہیں کرنی چاہیے۔ اگر کوئی شخص ملک سے غداری کرنے لگے تو اسکی سزا قتل ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بغاوت کرنے والوں کی سزا بھی قتل ہوگی

حضرت مولانا مفتی حسین صاحب قادری سکھر نے اپنی تقریر میں کہا کہ پوری قوم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک، اور آپ کی عزت و ناموس پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کیلئے تیار ہے انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی، خبیث میرے محبوب کا گستاخ ہے اور گستاخ رسول کی توبہ بھی قبول نہیں ہوتی اس کی سزا صرف اور صرف قتل ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ واضح ہے اس میں کسی

تردد کی کوئی گنجائش نہیں۔ عشقِ رسولؐ کا تقاضا ہے کہ انہیں لگام دی جائے ورنہ پھر مرتد کی سزا کا اطلاق کیا جائے۔

مولانا جمال اللہ الحسینی مبلغ اعظم سندھ نے چوہدری ظفر اللہ کی عیادت کیلئے صدر مملکت کے جانے پر ایک قرارداد مذمت پیش کی جس کی تائید مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری نے کی۔

مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نے پہلے وہ تفصیلی حالات پیش کئے جن میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ۔۔۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہماری بدقسمتی تھی کہ جب متحدہ ہندوستان میں انگریز کی حکومت تھی، مسلمان کمزور اور مغلوب تھے، غلامی کا دور تھا ایک وقت ایسا آیا کہ انگریز ٹھیک ذرت کئی ہزار علماء حق کو پھانسی پر لٹکایا علماء کو پھانسی پر لٹکانا یہ انگریز کا بہترین مشغلہ تھا یہاں تک کہ انگریز اپنے گھروں کو جو خطوط روانہ کرتے ان خطوط میں بھی اپنے اس محبوب مشغلے کا اظہار کرتے

قادیانیوں کو لگام دی جائے۔ مفتی محمد حسین

اس جبر و تشدد کے باوجود بھی علماء حق کہنے سے باز نہ آئے حتیٰ کہ تنگ آکر انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی کا سہارا لیا جس کا خاندان انگریزوں کا ٹوڈی تھا۔ مقصد یہ تھا کہ علماء کی توجہ انگریز سے ہٹ جائے اور وہ اپنی پوری قوت قادیانیت کی طرف مرکوز کر دیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مولانا نے کہا جب پاکستان بن گیا تو چوہدری ظفر اللہ جسکی عیادت کیلئے ہمارے صدر مملکت گئے وزیر خارجہ بن گیا جس، نے قادیانیوں کو بھرتی کیا یہاں تک کہ ملک کے وہ کلیدی عہدوں پر قابض ہو گئے۔ مولانا نے کہا کہ صدر مملکت جس شخص کی عیادت کیلئے گئے یہ وہی شخص ہے جس کی وجہ سے گورداسپور کا ضلع پاکستان کو نہ مل سکا اور گورداسپور نہ ملنے کی وجہ سے پاکستان کشمیر سے محروم ہو گیا کیونکہ کشمیر کو جانے والا راستہ صرف ایک ہی ہے جو گورداسپور سے ہو کر جاتا ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس نے بانی پاکستان کی نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی کیونکہ ظفر اللہ بانی پاکستان کو کافر سمجھتا تھا۔ مولانا نے کہا کہ قادیانیوں کے کلیدی عہدوں پر فائز ہونے کی وجہ سے مسلمانوں اور علماء کے لئے مشکلات تو پیدا ہوئیں لیکن علماء حقہ نے حق کا دامن نہ چھوڑا اور پرچم ختم نبوت کو سینے سے لگائے رکھا آج مرزائیت نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں ذلیل اور رسوا ہو رہی ہے مولانا نے بتایا کہ مسلمانوں نے غلامی کے دور میں کئی گستاخانِ رسولؐ کو ٹھکانے لگایا کیونکہ کوئی مسلمان اپنے سامنے حضورؐ کی توہین برداشت نہیں کر سکتا

شیعہ مکتب فکر اور مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا علی غضنفر کراروی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جو پاکستان کو بری نظر سے دیکھے وہ کلمہ کا دشمن ہے۔ وہ اسلام کا دشمن ہے وہ نبی کا دشمن ہے مولانا نے کہا بدقسمتی ہے یہاں اسلام کے نفاذ کے وعدے تو بہت کئے گئے لیکن وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا۔ قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے دشمن ہیں ہم تو یہاں قادیانیوں کے بارے میں مطالبے کر رہے ہیں لیکن یہاں ایران سے بہائی بھی بھاگ کر آ پہنچے ہیں جنہوں نے ہوٹل کھول رکھے ہیں بہائی ہوں یا قادیانی دونوں نجس العین ہیں ان دونوں کے ہاتھ کا یا ان کے ہوٹلوں کا کھانا حرام ہے۔ مولانا کراروی نے زور دیا کہ یہاں کوئی، شیعہ نہیں، کوئی سنی نہیں کوئی دیوبندی نہیں کوئی بریلوی نہیں، کوئی اہل حدیث نہیں ختم نبوت کے مسئلہ کے لئے ہم سب ایک ہیں۔ انہوں نے تلقین کی کہ وہ گروہی عصبیت اور فرقہ واریت سے بچیں۔

آخر میں مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ صدر مملکت کیلئے یہ بات مناسب نہیں تھی کہ وہ مرتد چوہدری ظفر اللہ کی عیادت کرتے کیونکہ یہ وہی دشمن اسلام اور غدار قوم ہے جس نے ۱۹۵۳ء میں دس ہزار مسلمانوں کو شہید کرایا تھا۔ یہ سب سے بڑا فتنہ

اور زندیق ہے خدا کی شان ہے کہ ڈیڑھ سال ہو گیا نہ مرتا ہے نہ بچتا ہے۔ ان بطش ایک لشدید کے مطابق خدا کی سخت ترین گرفت میں ہے۔

قادیانیت انگریز کا بدبودار اور زہریلا پودا ہے۔ غوری

قراردادیں

○ ــــــ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سانحہ سکھر کے ذمہ دار قادیانیوں کو سخت ترین سزا دی جائے۔

○ ــــــ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق ملک میں فوراً مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

○ ــــــ یہ اجتماع صدر مملکت کے قادیانی مرتد چوہدری ظفر اللہ کی عیادت کے لئے جانے کی پرزور مذمت کرتا ہے۔

○ ــــــ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کیلئے فوری اور مؤثر اقدامات کئے جائیں

○ ــــــ یہ اجتماع ان سیاسی راہنماؤں کی پرزور مذمت کرتا ہے جنہوں نے مرزائیوں کی حمایت میں بیانات دیئے:

○ ــــــ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ

(۱) ــــــ امتناع قادیانیت کے صدارتی آرڈیننس پر مؤثر عملدرآمد کرایا جائے۔

(۲) ــــــ قادیانیوں کو خلاف قانون قرار دیا جائے اور انجمن احمدیہ کی تمام جائداد ضبط کی جائے

(۳) ــــــ ربوہ کی زمین کا غیر قانونی انتقال منسوخ کیا جائے اور وہاں کے باشندوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

(۴) ــــــ قادیانیوں کی مردم شماری کرائی جائے اور ان کے حقوق متعین کیے جائیں

آزادی ایک نعمت ہے ——— عبدالمتین قریشی حیدرآباد

تحریکِ آزادی کی ایک خونچکاں داستان

آخری قسط

عیسائیت بظاہر ایک واعظانہ اور مناظرانہ چیز ہے جس کا سیاست سے بظاہر کوئی تعلق نہیں لیکن غور کرو کہ جب خود حکومت ہی عیسائی گر ہو جس کا مطمح نظر ہی یہ ہو کر سارا ہندوستان عیسائی مذہب اختیار کرے اور اس کی تمنا دلوں کے پردوں سے نکل کر زبان تک آ رہی ہو تو یہ تبلیغی اور خالص مذہبی خدمت کس قدر سیاسی اور کتنی زیادہ صبر آزما بن جاتی ہے۔ عیسائیت کے سلسلہ میں ہر ایک مناظرہ۔ تبلیغ۔ تصنیف۔ اغراض حکومت سے سراسر بغاوت تھی۔ انتہا یہ کہ ۱۸۵۷ء کے بعد ہی علمائے کرام کی ایک جماعت کو اسیر عبور دریائے شور کر دیا گیا کہ وہ انگریز کو نصاریٰ و نصرانی کہتے تھے۔

یہی نہیں بلکہ ان درندہ صفت انسانوں نے انسانیت پر وہ ظلم ڈھائے کہ الامان والحفیظ اس مغرور حکومت کا دوسرا قہر مارشل لاء تھا جو تقریباً ڈیڑھ ماہ تک پنجاب کے بیشتر اضلاع میں جاری رہا۔ ان تمام مظالم کو ضبطِ تحریر لانا طوالت طلب ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے مظالم کی فہرست تحریر کر رہا ہوں۔

۱۔ لاہور میں لیفٹیننٹ گورنر چیف سیکریٹری اور فوجی حکام کے روزانہ مشورے ہوا کرتے تھے اور ہر وقت نئے نئے احکام جاری ہوا کرتے تھے۔ شہر کے معززین کو حکم تھا کہ صبح ۸ بجے سے شام ۵ بجے تک وہ احکامات سننے کے لئے داروگس سٹیشن پر حاضر رہیں اور جو حکم دیا جائے ان کو عام باشندوں تک اپنی ذمہ داری سے پہنچاتے رہیں۔

۲۔ شام ۸ بجے سے صبح ۵ بجے تک باہر نکلنے کی ممانعت تھی اور خلاف ورزی کی سزا گولی تھی۔

۳۔ دو شخصیتوں کا ساتھ چلنا ممنوع تھا۔ دس آدمیوں سے زیادہ کا اجتماع خلاف قانون تھا۔

۴۔ کار اور دوسری تمام سواریاں فوجیوں کے لئے بیگار لے لی گئیں۔

۵۔ برقی روشنی اور پنکھے چھین لئے گئے اور یورپین کو لائسنس دے کر اس بیگار سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا۔ کرنل فرینک جانسن نے اپنے تحریری بیان میں لکھا تھا کہ تمام کاریں فوجی حکام کے حوالے کر دینے کا حکم تھا۔ لیکن جہاں مجھے تسلی دی گئی تھی کہ یورپین کے کاروبار کے لئے گاڑیوں کی ضرورت ہے میں نے ان کو مستثنیٰ کر دیا تھا۔ میں نے کسی ہندوستانی کو مستثنیٰ نہیں کیا کیونکہ میں نے یہ مناسب سمجھا کہ وفاداروں اور غیر وفاداروں سب کو مارشل لاء کی تکلیف کا مزا چکھنا چاہیے تاکہ آئندہ ان کے رسوخ کا وزن تہہ دل سے باغیانہ تحریک کی تائید میں نہ ہو۔

۶۔ لیفٹیننٹ موصوف نے حکم کیا کہ مارشل لاء کے تحت جو احکامات جاری ہونگے وہ ان تمام مالکان مکان کے حوالے کئے جائیں گے جن کو میں تجویز کروں گا۔ اور مالکان کا فرض ہے کہ اس قسم کے تمام احکامات کی نمائش کریں۔ خلاف ورزی کی صورت میں سخت سزا کے مستحق ہونگے اگر چسپاں شدہ اعلان خراب ہو گیا تو سخت سزا دی جائے گی۔ چنانچہ سناتن دھرم کالج کے احاطہ کی دیوار پر ایک نوٹس چسپاں کیا گیا جس کو کسی نے پھاڑ ڈالا۔ لیفٹیننٹ موصوف کا حکم ہوا کہ احاطہ میں جس قدر مرد ہوں سب کو گرفتار کر لیا جائے چنانچہ تمام طلبہ اور اساتذہ کو گرفتار کر لیا گیا اور تین میل پیدل لے جایا گیا۔ تیس گھنٹے کی حراست کے بعد پرنسپل کی ضمانت پر ان کو رہا کر دیا گیا۔

۷۔ اس قسم کے معمولی شبہ کی بنا پر متعدد کالجوں کے ایک ہزار سے زائد طلبہ کو حکم دیا گیا کہ وہ تین ہفتہ تک حاضری دیا کریں۔ جس کے لئے ان کو روزانہ مئی کی دھوپ میں ۱۶ میل پیدل چلنا پڑتا تھا۔ واضح رہے کہ سواری پر چلنا ان کے لئے غیر قانونی تھا۔

اس کے بعد فی صد کے حساب سے کچھ تعداد مقرر کر کے حکم ہوا کہ ان کو کالجوں سے ہمیشہ کے لئے نکال دیا جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے احکامات دوسرے اضلاع میں بھی جاری کئے گئے جس کی وجہ سے چھ سات چھوٹے بچے بھی حاضری دینے پر مجبور تھے جن میں سے کچھ مر بھی گئے۔

۸۔ حکم ہوا کہ اگر کسی جگہ کوئی بم گرا تو اس کے آس پاس کے مکانات منہدم کر دیئے جائیں گے۔

۹۔ امرتسر کی ایک گلی میں ۱۰ اپریل کو مس شیروڈ پر کچھ لوگوں نے حملہ کر دیا۔ اس گلی کے بیچ میں ایک ٹکٹکی کھڑی کر دی گئی۔ بلاشبہ صرف شبہ کی بنیاد پر چھ آدمیوں کو پکڑ کر اس ٹکٹکی سے باندھ کر تازیانے لگوائے گئے اور یہ حکم نافذ کر دیا گیا کہ جو آدمی اس گلی سے گزرے خواہ وہ اس

گلی کے رہنے والے ہوں یا نہ ہوں وہ صرف رینگتے ہوئے گذر سکتے ہیں۔ یعنی ہاتھ زمین پر ٹیک کر پیٹ کے بل چلیں۔ اتفاق سے یہ گلی بہت لمبی تھی اگر کوئی نہیں گذرتا تو اس کو گرفتار کر لیا جاتا اور کوڑے مارے جاتے۔

۱۰۔ لائل پور (فیصل آباد) میں حکم نافذ کیا گیا کہ جب کوئی انگریز سامنے سے گذرے تو ہر ایک ہندوستانی گاڑی سے اتر کر اگر چھتری لگائے ہو تو چھتری بند کر کے مؤدب کھڑا ہو کر سلام کرے۔ کسی اسکول کے دو طلبہ نے سلام نہیں کیا تو تمام اسکول کے طلبہ کو حکم ہوا کہ وہ دفتر کے سامنے حاضر ہو کر یونین جیک کی سلامی دیں۔ ان کے ماسٹر رجسٹر لے کر ساتھ آئیں۔ غیر حاضروں کو سخت سزا دی جائے گی۔

۱۱۔ قصور میں ایک اسکول ٹیچر نے شکایت کی کہ اس کے لڑکے اس کے قابو میں نہیں رہے۔ مارشل لاء کے افسروں نے طے کیا کہ تمام لڑکوں کو سزا دینے کی بجائے کچھ لڑکے چھانٹ لئے جائیں چنانچہ اسکول ٹیچر نے چھ لڑکوں کو سزا کے لئے منتخب کیا۔ مارشل لاء افسران نے جب انکو دیکھا تو اس وجہ سے کہ وہ دبلے پتلے تھے ان کو چھوڑ کر چھ موٹے تازے لڑکوں کو منتخب کر کے، پندرہ پندرہ کوڑے لگائے گئے۔ کچھ لڑکے سزا سے بچنے کے لئے فرار ہو گئے۔ تو ان کے والد اور قریبی رشتہ داروں کی جائیداد ضبط کر لی گئی۔

۱۲۔ فوجیوں کے دستے دیہات میں بھیجے گئے جہاں انہوں نے اندھا دھند جس کو چاہا پکڑ کر کوڑے لگائے اور سزائیں دیں۔ مقصود یہ تھا کہ آئندہ بغاوت میں کوئی شریک نہ ہو۔

۱۳۔ متفرق دیہات پر محض مرعوب کرنے کی خاطر ہوائی جہاز سے بم گرائے گئے، اور مشین گنوں سے گولیوں کی برسات کی گئی۔ جس سے مالی و جانی نقصان ہوا۔

۱۴۔ اس جرم میں کہ کچھ ریلوے لائنیں اکھاڑ دی گئی تھیں ٹرینوں میں مسلح سپاہی روانہ کئے گئے اور یہ حکم ہوا کہ جو دیہاتی لائن کے پاس ملے اس کو گولی مار دی جائے۔ ایک گاؤں ریلوے لائن کے پاس تھا وہاں کچھ آدمی نظر آئے۔ لارسری رام سود جو اس ٹرین کا افسر تھا اور فوجی گاڑی سے نیچے اترے اور بغیر تحقیق کے فائر کھول دیئے۔ جس کی وجہ سے بہت سے بیگناہ دیہاتی مارے گئے اور زخمی ہوئے۔

۱۵۔ دیہات کے باشندوں کو پھر حکم دیا گیا کہ نمبر وار لائینوں کے پاس پہنچیں اور ان کی حفاظت کریں۔ خلاف ورزی کرنے پر ان کا گاؤں تباہ کر دیا جائے گا۔ غریب دیہاتیوں کو مجبوراً ایسا کرنا پڑا۔

> **انگریز وہ قوم ہے جو بقول جمال عبدالناصر مرحوم "اگر سمندر کی تہہ میں دو مچھلیاں بھی باہم دگر برسرپیکار ہوں تو سمجھ لیجئے کہ اس چپقلش میں بھی سیاستِ افرنگ کی کارفرمائیاں ہونگی۔**

۱۶۔ شہری علاقوں کے لئے یہ دھمکی دی جاتی رہی کہ اگر مارشل لاء کے خلاف ورزی ہوئی تو اسی وقت پانی اور بجلی بند کر دی جائے گی۔

یہ تھی ان وحشیانہ مظالم کی مختصر فہرست جو مارشل لاء کے سلسلے میں روا رکھے گئے۔ تحقیقاتی ٹریبونل کے سامنے شہادت دیتے ہوئے انگریزی افسران نے بیان کیا کہ مظالم برپا کرنے سے ہمارا مقصد یہ تھا کہ ہندوستانیوں کے دماغ سے بغاوت کے جذبات کو فنا کر دیا جائے۔

(علمائے حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے
ص ۱۹۵ ـ ۱۹۶ ـ ۱۹۷)

دراصل انگریز کا مقصد ہندوستانی قوم کو اپنا غلام بنائے رکھنا تھا۔ جس کے لئے اس نے ترغیب اور ترہیب دونوں سے کام لیا یعنی ایک طرف اس نے اپنی اطاعت نہ کرنے والوں کو مظالم کا نشانہ بنایا حتیٰ کہ مالٹا اور کالے پانی تک پہنچایا اور دوسری طرف اس نے اپنے وفاداروں کو سر، نواب، شمس العلماء جیسے خطابات سے نوازا اور کچھ زمین کی بھیک بھی ان کی جھولی میں ڈال دی جو کہ ان ملت فروشوں کی چاپلوسی کا صلہ تھا۔ ان تمام مراحل سے گذرنے کے بعد اکابرین کی محنت کے صلہ میں ہمیں آزادی تو نصیب ہوئی لیکن انگریز وہ قوم ہے جو بقول جمال عبدالناصر مرحوم "اگر سمندر کی تہہ میں دو مچھلیاں بھی باہم دگر برسر پیکار ہوں تو سمجھ لیجئے کہ اس چپقلش میں بھی سیاست افرنگ کی کارفرمائیاں ہونگی" جس نے اس خطہ میں وہ اثرات چھوڑے ہیں جس کی وجہ سے ہماری نوجوان نسل ذہنی طور پہ انگریز کی غلامی کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہے اور اپنی تہذیب و تمدن سے دور انگریزی تہذیب و تمدن کو اپنانے پر تلی ہوئی ہے اگر اس نسل کو سنبھالا نہ دیا گیا اور ان کو اسلامی تہذیب و تمدن سے آشنا نہ کیا گیا اور ان کو ہیروئن پینے اور وی سی آر پر فحش فلمیں دیکھنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا گیا تو پھر یاد رکھو کہ ان بطش ربک لشدید (اللہ محفوظ فرمائے)

آج ہم یوم آزادی تو بڑے تزک و احتشام سے مناتے ہیں مگر مقصد آزادی کو بھول کر صرف رسمی کارروائی پوری کرتے ہیں لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس قوم نے اپنے ماضی کو بھلا دیا وہ قوم مستقبل کی منزل کو طے کرنے میں دشواری محسوس کرتی ہے اور منزل مقصود سے دور ہو کر بے راہ روی کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس وقت سب سے اہم کام یہ ہے کہ ہم نوجوان نسل کو انگریز کے ذہنی غلامی سے نجات دلائیں۔ منشیات کے استعمال پر مکمل پابندی عائد کر کے اس نسل کو تباہی سے بچایا جائے

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

مولانا حکیم محمد اختر

عجب و کبر کا علاج

عجب: اپنی نظر میں اپنے آپ کو اچھا سمجھنا ہے۔
کبر: اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا اور حق بات کا قبول نہ کرنا اگر کوئی شخص اپنے کو بڑا نہیں سمجھتا اور دوسروں کو حقیر نہیں سمجھتا اور حق بات قبول کرتا ہے۔ تو یہ دولت اور سلطنت اور شاندار لباس کے باوجود تکبر میں مبتلا نہیں۔

حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ کا ارشاد کمالات اشرفیہ میں ہے کہ بندہ جس وقت اپنے آپ کو اچھا سمجھتا ہے اسی وقت اللہ تعالیٰ کی نظر میں برا اور حقیر ہوتا ہے۔ اور جب اپنی نظر میں حقیر اور برا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھلا اور اچھا ہوتا ہے۔ عجب اور کبر کی بیماری بے وقوف اور کم عقل لوگوں کو ہوتی ہے ایک لڑکی کو رخصتی کے وقت اس کی سہیلیوں نے خوب زیور اور اچھے کپڑوں سے سجا کر کہا بہن تم کو مبارک ہو کہ بہت اچھی معلوم ہو رہی ہو۔ وہ رونے لگی کہ نہ معلوم شوہر کی نظر میں ہمارا یہ حسن قبول ہوگا یا نہیں۔ میرے حسن کا فیصلہ شوہر کے ہاتھ میں ہے۔ تمہارے ہاتھ میں نہیں، گزارا تو شوہر کے ساتھ ہے اسی کی نظر کا فیصلہ اصل فیصلہ ہے۔ اس لڑکی سے بھی اس کی عقل خراب ہے جو اپنے مالک کے فیصلے سے قبل دنیا میں خود کو اچھا سمجھ رہا ہے۔ اور چند انسانوں کی تعریف سے بے وقوف ہوگیا۔ جبکہ قیامت کے دن کا فیصلہ باقی ہے جو اصل ہو

گھوڑے کی خوب جھوٹی تعریفیں لوگوں کے سامنے سنانی شروع کیں۔ اس بے وقوف نے کہا کہ جب اس میں یہ خوبیاں ہیں تو ہم نہیں فروخت کرتے حالانکہ تمام عمر اس گھوڑے کی خباثت اور شرارت کا تجربہ بھول گیا۔ اسی طرح جو راتوں اپنے نفس کی شرارتوں اور معاصی سے واقف ہے کسی کی تعریف سے اس کا اپنے نالائق نفس کو لائق سمجھنا نہایت درجہ کا گدھا پن اور حماقت ہے۔

> عجب اور کبر کی بیماری سے انسان حق تعالیٰ شان کی رحمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

عجب اور کبر کی بیماری سے انسان حق تعالیٰ کی شان کی رحمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اپنی ہر صفت کو یعنی علم اور دولت اور حسن و جمال یا صحت کو حق تعالیٰ شانہ کا عطیہ سمجھنا چاہیے۔ اور اس کو اپنی ذاتی صفت سمجھ کر اس پر نظر کرنا ایسا ہے جیسے کوئی عاشق اپنے محبوب کے سامنے ایک آئینہ نکال

گا۔ اس سے قبل اپنے کو اچھا اور بڑا سمجھنا انتہائی بے عقلی اور بے وقوفی ہے۔ سید سلیمان ندوی رحؒ نے کیا عمدہ شعر کہا ہے۔

ہم ایسے رہے یا ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

جو شخص لوگوں کی تعریف سے اپنے کو بڑا سمجھتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اپنے گھوڑے کی راتوں کی شرارتوں سے تنگ آکر دلال کو فروخت کے لیے   دلال نے بازار میں اس

کر اپنی ہی آنکھ ناک دیکھ رہا ہو تو ایسے عاشق کو اس کا محبوب دھکے دے کر نکال باہر کرے گا

عجب اور کبر کا مرض دنیا اور آخرت دونوں کو تباہ کرتا ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ:۔

جو اپنے کو مٹائے اور تواضع اختیار کرے تو حق تعالیٰ اس کو عزت اور بلندی عطا فرماتے ہیں۔ پس یہ اپنی نظر میں حقیر ہوتا ہے۔ مگر مخلوق کی نظر میں باعزت اور کبیر ہوتا ہے اور جو اپنے کو بڑا سمجھتا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ ذلیل فرماتے ہیں۔ پس وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوتا ہے۔ اور اپنی نظر میں بڑا ہوتا ہے حتیٰ کہ مخلوق کی نظر میں وہ سور اور کتے سے بدتر ہوتا ہے۔

بیہقی

از ہدایات الاحکام حضرت تھانویؒ

حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق

صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کے کوئی اولاد نرینہ نہیں تھی۔ آپ کے تین صاحبزادیاں تھیں دوسری صاحبزادی کا عقد شیخ محمد افضل صاحبؒ سے ہوا تھا انہی کے بطن سے حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحبؒ پیدا ہوئے۔

مولانا محمد اسحٰق صاحبؒ کی تاریخ ولادت ۸ ذی الحجہ ۱۱۹۶ھ ہے شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کے چونکہ کوئی لڑکا نہیں تھا اس لئے آپ کی تمام تر توجہات مولانا محمد اسحاقؒ پر صرف ہوتی تھیں اور ان کی تربیت بھی آپ نے اپنے اسی انداز سے کی جس طرح خاندان ولی اللٰہی کے دوسرے افراد کی گئی۔

آپ ابتدائی تعلیم کے بعد علم حدیث کی تحصیل کے لئے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے حلقہ درس میں شامل ہو گئے، تعلیم سے مکمل فراغت کے بعد مسند درس کو اپنی تمکین سے اعزاز بخشا اور مسلسل بیس برس تک شاہ صاحبؒ کے سامنے ہی جدید ذہن و فکر کے حامل طلبہ کو حدیث کا درس اپنے مخصوص انداز میں دیتے رہے۔

سنت نبوی کا اتباع اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال محبت آپ کی زندگی کا مابہ الامتیاز مقام تھا، چنانچہ آپ کے سوانح نگار لکھتے ہیں کہ آپ سے نادانستہ بھی کبھی خلاف سنت کاموں کا صدور نہیں ہوا کرتا تھا چونکہ فیاضِ قدرت نے حسن سیرت کے علاوہ حسن صورت کی دولت سے بھی مالامال کیا تھا اس لئے چہرہ کی شگفتگی آپ کی نجابت اور شرافت کی غمازی کیا کرتی تھی اور آپ کا چہرہ دیکھکر لوگوں کو یقین ہوا کرتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا فیض جن مقدس ہستیوں نے پایا ہے وہ یقیناً اسی صورت و سیرت کے ہوں گے۔

جب حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے سفر آخرت قبول فرمایا تو مخلوق خدا نے خاندان ولی اللٰہی کی سیادت کا عمامہ آپ کے سر پر رکھا اور شاہ صاحبؒ کے جانشین قرار دیئے گئے تمام معتقدین اور شاگردوں نے آپ کی طرف رجوع کیا اور آپ کے چشمۂ علوم سے اکتساب فیض کرنے لگے۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے جانشین ہونے کی وجہ سے آپ کو دینی عزت و عظمت حاصل ہوئی جو اس عظیم خاندان کے دوسرے پیشواؤں کو حاصل تھی لیکن اس شان و شوکت، ثروت و رفعت اور جاہ و جلال کی موجودگی کے باوجود محض خدائے تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا جوئی کے لئے آپ نے دیار مقدس کی طرف سفر ہجرت کا ارادہ فرمایا اور مع اہل و عیال حجاز تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے فرائض حج ادا کئے مگر کچھ دنوں کے بعد ہندوستان تشریف لے آئے۔

یہاں پہنچتے ہی مخلوق خدا نے گھیر لیا اور آپ اپنے وعظ و نصائح کے ذریعہ ان کی روحانی تربیت فرماتے رہے لیکن جب ہندوستان کی پوری فضا پر رسوم و بدعات

> **سنت نبویؐ کا اتباع آپ کی زندگی کا مابہ الامتیاز مقام تھا۔**

اور ضلالت و گمراہی کی تاریخ چھا گئی اور اسلامی شعار بے دینی و بدکرداری کی بھینٹ چڑھنے لگے تو آپ بالکل ہی دل برداشتہ ہو گئے اور یہاں سے ہجرت کا مصمم ارادہ فرمایا۔ گو شہر کے تمام باشندے اور خود سلطان وقت نے بہ منت و سماجت کوشش کی کہ آپ ہندوستان سے تشریف نہ لیجائیں مگر آپ نہ مانے اور تمام اہل و عیال اور لواحقین کے پورے قافلہ کے ساتھ مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور وہیں اقامت اختیار فرمائی اور وہیں ۱۲۶۲ھ میں انتقال فرمایا۔

مظاہر حق کے مؤلف حضرت علامہ

نواب محمد قطب الدین خاں دہلوی رحمہ اللہ

آپ دہلی کے ایک صاحب حیثیت اور باوجاہت خاندان کے چشم و چراغ تھے آپ کے اجداد ہمیشہ سے بارگاہ سلطانی کے مقرب رہے اور اپنی خدمات جلیلہ کے صلہ میں بڑے بڑے مناصب اور عہدے حاصل کئے مولانا بھی دربار دہلی میں بڑی عزت و عظمت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے اور بادشاہ وقت کی نظر میں آپ کی بڑی وقعت تھی۔

آپ کی پیدائش ۱۲۱۹ھ کی ہے ابتدائی تربیت کے بعد حصول علم کے لئے حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰقؒ محدث دہلوی کی خدمت میں دیئے گئے اور ان سے اکتساب فیض کیا اور علم حدیث میں کمال حاصل کیا ان کے علاوہ حرمین شریفین کے علماء کے چشمۂ علوم سے بھی مستفیض ہوئے شریعت کا اتباع آپ کی زندگی کا امتیازی نام تھا وضع قطع میں استاد کے پیچھے پیرو تھے اور ان سے بالکل مشابہ کہ جس نے حضرت مولانا محمد اسحٰقؒ کو نہیں دیکھا تھا آپ کو دیکھ کر سکون حاصل کرتا تھا علم و فضل کے اعلیٰ مرتبہ پر ہونے کے علاوہ تواضع و انکسار زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت اور اخلاق و حلم کے اعلیٰ اوصاف کے حامل تھے۔

آپ کی علمی زندگی کا سب سے شاندار کارنامہ مشکوٰۃ شریف کا اردو ترجمہ اور شرح مظاہر حق ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے جو آپ کے علم و فضل کی شاہکار ہیں۔ آخر میں آپ مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور وہیں ۱۲۸۹ھ میں وفات پائی۔

محمد عثمان الوری

مسلمان اور قادیانیت

برصغیر میں قادیانیت کے فتنہ سے ہر خاص و عام واقف ہے اور اسکے اغراض اور مقاصد اور اسکے مفاسد کو ہر مسلمان جانتا ہے ہندوستان کے علاقہ گورداسپور میں قادیان ان کا مرکز ہے اور پاکستان میں ربوہ کے نام پر ایک اپنا قادیانی ٹھکانہ بنا رکھا ہے جہاں سے پاکستان کے مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ دنیا کے مسلم اور غیر مسلم ممالک میں عوام کو دھوکہ دیکر قادیانیت کی جانب متوجہ کرتے رہتے ہیں یہ گروہ مسلمانوں کا خیرخواہ نہیں ہے بلکہ انگریزوں کے ایما پر اپنا خفیہ مشن جاری رکھے ہوئے ہے جو مسلمان قوم میں ختم نبوت جہاد اور حیات مسیح کے اساسی عقائد سے منحرف کراکر ان کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے نئی نئی ترکیبیں ایجاد کرتے رہتے ہیں۔ مگر علماء کرام اور عام مسلمانوں کی بیداری سے ان میں اب زوال شروع ہو چکا حکومت کی جانب سے بھی اور پاکستان کی شرعی وفاقی عدالت نے بھی ان کو غیر مسلم اور خطرناک قرار دے دیا ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمان ممالک میں ان کا دائرہ تنگ ہوتا جا رہا ہے۔ اور یہ مسلم ممالک سے فرار ہو رہے ہیں اب ان کا رخ یورپ اور افریقہ کے چند شہروں کی طرف ہے جہاں وہ اپنا مکروہ سلسلہ قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں حال ہی میں لندن میں ان لوگوں نے ایک قادیانی کنونشن کیا تھا جس سے وہاں کے مسلم رہنماؤں نے ان کے جواب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کرکے ان کے تمام دعوؤں اور فریبوں کا پردہ چاک کرکے لوگوں کو اصل اسلام کی تعلیمات سے متعارف کرا کے کامیاب واپس آئے ہیں اس وقت مسلمانوں کے تمام مکتبہ فکر کے لوگوں کو اپنی پوری توجہ اور قوت مسئلہ ختم نبوت پر مرکوز کر دینی چاہیے تاکہ ہر مقام، منزل اور جگہ پر ان کا تعاقب اور محاسبہ کیا جائے۔

تاریخ شاہد ہے کہ مسلم قوم نے جب بھی متحد ہو کر ارتداد کا مقابلہ کیا وہ کامیاب ہوئے اور باطل اپنی تمام طاقت کے باوجود نامراد و ناکام آیا۔ اسکے علاوہ تمام دینی مدارس اور کالج یونیورسٹی اور دیگر اہم علمی اداروں میں مسئلہ ختم نبوت کے موضوع پر باقاعدہ تعلیم کا انتظام کیا جائے اور ان کے مکروفریب کا ازالہ کیا جائے کیونکہ ان کے پاس سوائے کذب اور تلبیس کے اور کچھ نہیں ہے الحمدللہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کا نتیجہ ہے کہ اب پاکستان اور بیرون پاکستان میں، لوگ مرزائیت کو ایک اسلام دشمن تحریک سمجھتے ہیں اور ان کو شکوک کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں وقت کا، تقاضہ ہے کہ ملک اور قوم کو ان کے خطرناک عزائم سے باخبر رکھا جائے اور ان سے ہر محاذ پر مقابلہ کیا جائے۔

حضرت بہز ابن حکیم اپنے دادا سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کے لئے تباہی ہے جو اس لئے جھوٹ بولے کہ لوگ اس کی باتوں کو سن کر قہقہے لگائیں اس کے لئے تباہی ہی تباہی ہے

(بروایت ابوداؤد)

یہاں پگڑی اچھلتی ہے 00000

خبر آئی ہے کہ مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی کا معاملہ پنجاب اسمبلی میں اٹھایا جائے گا۔ مولانا کی گمشدگی ہماری انتظامیہ کے دامن پر ایک داغ ضرور ہے۔ لیکن جس ملک میں اس کے پہلے وزیراعظم کا سراغ اس دن دہاڑے قتل آج تک ایک معمہ ہے اس ملک میں کسی گمشدگی کا ماتم کیا معنی ؟

ع یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں۔

(نوائے وقت کراچی سرراہے ص۳

۳، اگست ۱۹۸۵ء

سوال یہ ہے کہ کیا اس ملک میں یونہی پگڑیاں اچھلتی رہیں گی اور کیا یہ وطن عزیز یونہی "میخانہ" بنا رہے گا۔

مکتوب سری نگر
حاجی اسلام الدین نمائندہ ختم نبوت

مجلس تحفظ ختم نبوت سری نگر

انشاء اللہ قادیانیوں کے ہر دو گروہ کیلئے پیغام اجل ثابت ہوگی

گذشتہ سال سری نگر میں " مجلس ختم نبوت " کا قیام نہایت ہی بے سر وسامانی کی حالت میں عمل میں آیا ہے ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے اُمید ہے کہ وہ اپنے فضل وکرم اور اپنے محبوب کے صدقے مجلس کو کامیابی کی منزل سے ہمکنار کرے گا ۔

" مجلس تحفظ ختم نبوت " خالص دینی مجلس ہے ۔ اس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ مجلس کا کام صرف عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہے ، جو دین اسلام کی اساس اور بنیاد ہے ۔ مجلس کے کارکنوں نے اللہ کے بھروسے پر عزم صمیم کیا ہے کہ ہر قیمت پر ختم نبوت کا تحفظ کیا جائے گا ۔ قادیانی ٹولہ اور لاہوری ٹولہ پاک مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہاتھوں پٹ جانے کے بعد اب یہاں سرگرم عمل ہوئے ہیں اور تقریر وتحریر کے ذریعہ قادیانی بناسپتی نبوت کے مسموم اثرات نوجوان نسل میں پھیلانے کے درپے ہیں لیکن مجلس بے سر وسامانی کے باوجود ان کی مذموم کوششوں کو کامیاب نہیں ہونے دے گی ۔ ان کا ایک پرچہ ماہوار رسالہ " اشاعت الحق " کے نام سے شائع ہوتا ہے ، جو لاہوری مرزائیوں کا ترجمان ہے ، قادیانی گروہ کا بھی ایک پندرہ روزہ اخبار جاری ہے ۔ یہ پرچہ قادیانی مرزائیوں کا ترجمان ہے ۔ قادیانی ٹولہ نے لاکھوں روپے صرف کر کے اپنا ہیڈ کوارٹر اور مرزائی جدید طرز تعمیر کا بنایا ہے ۔ عددی لحاظ سے یہ لوگ انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں ، لیکن مالی اعتبار اور سامراجی سرپرستی کی وجہ سے یہ لوگ کافی مضبوط ہیں ۔ بہرحال " مجلس تحفظ ختم نبوت " ان کے لئے پیغام اجل ہے ۔ انشاء اللہ !

مجلس تحفظ ختم نبوت سری نگر کے تمام کارکن مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ممنون ومشکور ہیں کہ وہ اس اہم دینی مسئلہ میں ہمارے ساتھ ہے اور یہ سب تعاونوا علی البر والتقویٰ کے عین مطابق ہے ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

ہفت روزہ جریدہ " ختم نبوت " اب نئے آب وتاب سے شائع ہونے لگا ہے ، یہ یہاں کی مجلس کے ساتھیوں اور مسلمانوں کے لئے نہایت ہی خوشی کی بات ہے ۔ اس کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت سری نگر آپ کو مبارک باد پیش کرتی ہے ، انشاء اللہ مجلس سری نگر کا بھی ارادہ ہے کہ ایک ماہوار جریدہ شائع ہو ، اجازت بھی مل گئی تھی ۔ صرف مالی کمزوریوں کی وجہ سے وہ جریدہ جس کا نام " ظہور اسلام " مقرر ہوا تھا ، شائع نہیں ہو سکا ، کوشش جاری ہے ۔ انشاء اللہ جلد شائع ہوگا ۔ بہرحال ختم نبوت بھیجتے رہیں ۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی مدظلہٗ کا رسالہ " قادیانی کلمہ " بہت مفید رسالہ ہے ۔ ختم نبوت سے متعلق جو بھی لٹریچر شائع ہوا کرے ، یہاں بھیجتے رہیں کیونکہ اس کی اشد ضرورت ہے ۔ عقیدہ ختم نبوت ہی اسلام کی بنیاد اور اساس ہے اگر نعوذ باللہ یہ عقیدہ کمزور یا ختم ہوا تو اسلام باقی نہ رہے گا ۔

بقیہ: خصائل نبوی ﷺ

تک کسی ایسے شخص کی حاجت پہنچاتے۔ جو خود نہیں پہنچا سکتا تو حق تعالیٰ شانہٗ قیامت کے دن اس شخص کو ثابت قدم رکھیں گے۔ لہٰذا تم لوگ اس میں ضرور کوشش کیا کرو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ضروری اور مفید ہی باتوں کا تذکرہ ہوتا تھا اور ایسے ہی امور کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ سے خوشی سے سنتے تھے اس کے علاوہ دنیوی اور فضول باتیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں نہ ہوتی تھیں۔ صحابہؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دینی امور کے طالب بن کر حاضر ہوتے تھے۔ اور بلا کچھ چکھے وہاں سے نہیں آتے تھے۔ (چکھنے سے مراد امور دینیہ کا حاصل کرنا بھی ہو سکتا ہے۔ اور حسی چکھنا بھی مراد ہو سکتا ہے۔ اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ موجود ہوتا اس کی تواضع فرماتے اور خصوصی احباب کا جب مجمع ہوتا ہے تو موجودہ چیز کی تواضع ہوتی ہی ہے) صحابہ کرامؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے ہدایت اور خیر کے لیے مشعل اور راہنما بن کر نکلتے تھے کہ وہ ان علوم کو حسب ارشاد دوسروں تک پہنچا دیتے تھے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے باہر تشریف آوری کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ضروری امور کے علاوہ اپنی زبان کو محفوظ رکھتے تھے فضول تذکروں میں وقت ضائع نہیں فرماتے تھے۔ آنے والوں کی تالیف قلوب فرماتے ان کو مانوس فرماتے متوحش نہیں فرماتے تھے۔ (یعنی تنبیہ وغیرہ میں ایسا طرز اختیار نہ فرماتے جس سے ان کو حاضری میں وحشت ہونے لگے یا ایسے امور ارشاد نہ فرماتے تھے جن کی وجہ سے دین سے نفرت ہونے لگے) ہر قوم کے کریم اور معزز کا اکرام اور اعزاز فرماتے اور اس کو خود اپنی طرف سے بھی اسی قوم پر متولی اور سردار مقرر فرما دیتے۔ لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈراتے (یا مضر امور سے بچنے کی تاکید فرماتے یا لوگوں کو دوسروں سے احتیاط رکھنے کی تاکید فرماتے) اور خود اپنی بھی لوگوں کے تکلیف پہنچانے یا نقصان پہنچانے سے حفاظت فرماتے لیکن باوجود خود احتیاط رکھنے اور احتیاط کی تاکید کے کسی سے اپنی خندہ پیشانی اور خوش خلقی کو نہیں ہٹاتے تھے۔ اپنے دوستوں کی خبر گیری فرماتے۔ لوگوں کے حالات، آپس میں معاملات کی تحقیق فرما کر ان کی اصلاح فرماتے اچھی بات کی تحسین فرما کر اس کی تقویت فرماتے اور بری بات کی برائی بتا کر اس کو زائل فرماتے اور روک دیتے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر امر میں اعتدال اور میانہ روی اختیار فرماتے تھے۔ نہ کہ تلون اور گڑبڑ کہ کبھی کچھ فرما دیا کبھی کچھ، لوگوں کی اصلاح سے غفلت نہ فرماتے تھے کہ مبادا وہ دین سے غافل ہو جائیں۔ یا کسی امر میں حد سے بڑھ جانے کی وجہ سے دین سے اکتا جائیں (اس لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حالات سے غفلت نہ فرماتے تھے) ہر کام کے لیے آپؐ کے یہاں ایک خاص انتظام تھا۔ امر حق میں نہ کبھی کوتاہی فرماتے تھے نہ حد سے تجاوز فرماتے تھے۔ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہونے والے خلقت کے بہترین افراد ہوتے تھے۔ آپؐ کے نزدیک افضل ـــــ وہی ہوتا تھا جس کی خیر خواہی عام ہو یعنی ہر شخص کی بھلائی چاہتا ہو آپؐ کے نزدیک بڑے رتبہ والا وہی ہوتا تھا جو مخلوق کی غم گساری اور مدد میں زیادہ حصہ لے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے حالات دریافت کیے تو انھوں نے فرمایا کہ آپؐ کی نشست و برخاست سب اللہ کے ذکر کے ساتھ ہوتی تھی۔ اور جب کسی جگہ آپؐ تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ ملتی وہیں تشریف رکھتے اور اسی کا لوگوں کو حکم فرماتے کہ جہاں جگہ خالی مل جائے بیٹھ جایا کریں لوگوں کے سروں کو پھلاند کر آگے نہ جایا کریں۔ یہ امر جداگانہ ہے کہ جس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے وہی جگہ پھر صدر مجلس بن جاتی آپؐ حاضرین مجلس میں سے ہر ایک کا حق ادا فرماتے یعنی بشاشت اور بات چیت میں جتنا اس کا استحقاق ہوتا اس کو پورا فرماتے کہ آپؐ کے پاس ہر بیٹھنے والا یہ سمجھتا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرا سب سے زیادہ اکرام فرما رہے ہیں جو آپؐ کے پاس بیٹھتا یا کسی امر میں آپؐ کی طرف مراجعت کرتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس بیٹھے رہتے یہاں تک کہ وہی خود اٹھنے کی ابتدا کرے جو آپؐ سے کوئی چیز مانگتا آپؐ اس کو مرحمت فرماتے یا (اگر نہ ہوتی) تو نرمی سے جواب فرماتے۔ آپؐ کی خندہ پیشانی اور خوش خلقی تمام لوگوں کے لیے عام تھی۔ آپؐ تمام خلقت کے شفقت میں باپ تھے۔ اور تمام خلقت حقوق میں آپؐ کے نزدیک برابر تھی۔ آپؐ کی مجلس مجلس علم وحیاء اور صبر و امانت تھی (یعنی یہ چاروں باتیں اس میں حاصل کی جاتی تھیں یا یہ کہ یہ چاروں باتیں اس میں موجود ہوتی تھیں) نہ اس میں شور و شغب ہوتا تھا نہ کسی کی عزت و آبرو اتاری جاتی تھی۔ اس مجلس میں اگر کسی سے کوئی لغزش ہو جاتی تھی تو اس کو شہرت نہیں دی جاتی تھی آپس میں سب برابر شمار کیے جاتے تھے (حسب نسب کی بڑائی نہ سمجھتے تھے البتہ) ایک دوسرے پر فضیلت تقویٰ سے ہوتی تھی ہر شخص دوسرے کے ساتھ تواضع سے پیش آتا بڑوں کی تعظیم کرتے تھے چھوٹوں پر شفقت کرتے تھے اہل حاجت کو ترجیح دیتے تھے، اجنبی مسافر آدمی کی خبر گیری کرتے تھے۔

فائدہ:- الغرض ہر بات اور ہر امر شریفانہ اخلاق کے منتہا سے اوپر تھی اور کیوں نہ ہوتی جب کہ آپؐ کی بعثت ہی تکمیل اخلاق کے لیے ہوئی۔ چنانچہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے **بعثت لاتمم مکارم الاخلاق** او کما قال میں اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ عمدہ اخلاق کی تکمیل کروں اس کے باوجود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی دعا فرمایا کرتے تھے کہ یا اللہ جیسا کہ تو نے مجھے حسن صورت عطا کی ہے۔ حسن اخلاق بھی عطا کر حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق

باقی صفحہ ۲۶ پر

اخبار ختم نبوت

سندھ کی متعدد گوٹھوں میں مرزا مبارک قادیانی کے جلسے

قادیانی جلسہ کر کے صدارتی آرڈیننس کا مذاق اڑا رہے ہیں ختم نبوت کے مجاہد تعاقب کے لئے پہنچ گئے

حیدرآباد (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت ڈویژن حیدرآباد کے مبلغ مولانا نذیر احمد صاحب بلوچ کو اطلاع ملی کہ قادیانی بشیر آباد، ظفر آباد، سنجر چانگ اور اپنے مختلف گوٹھوں میں مرزا مبارک احمد جو حال ہی میں لندن سے آیا ہے۔ اس کے جلسے کرا رہے ہیں اور غریب مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بشیر آباد جو قادیانیوں کی بہت بڑی اسٹیٹ ہے جہاں پر قادیانیوں کی ہزاروں ایکڑ زمین ہے اور سینکڑوں ایکڑ میں ان کے باغات ہیں۔ قادیانیوں کی اس علاقے میں جو دہشت قائم ہے۔ اور مسئلہ ختم نبوت بیان کرنے کے لئے اس علاقے میں آج تک کوئی نہیں گیا۔ تو مولانا نذیر احمد خان صاحب بلوچ مع اپنے رفیق کار حضرت مولانا محمد طفیل صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت کنری سنجر چانگ مورخہ ۲۴ جولائی کو پہنچے اور ڈاکٹر عبدالمجید صاحب آرائیں سے ملاقات کی۔ اور علاقہ ہذا کے حالات دریافت کئے۔ تو ڈاکٹر صاحب موصوف نے قادیانیوں کی بربریت اور ان کے مظالم کے حالات بتائے اور ساتھ ہی اپنی مظلومیت کی تازہ مثال دی اور ایک درخواست دکھلائی۔ جو کہ انہوں نے ایس۔ پی حیدرآباد کے نام دی تھی۔ جس میں یہ لکھا کہ میں ایک غریب آدمی ہوں۔ عرصہ ۲۵ سال سے قصبہ سنجر چانگ میں ڈاکٹری کی پریکٹس کر رہا ہوں۔ قصبہ سنجر چانگ قادیانیوں کی جاگیر خاص ہے۔ اور قرب و جوار میں بڑے بڑے زمیندار قادیانی ہیں۔ اور دیدہ دلیری سے اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے جا رہے غریب لوگوں پر دھونس دھاندلی اور دولت کے بل بوتے پر ہمارے دین اسلام کی توہین اور تمسخر سے باز نہیں آتے۔ اور سال گزشتہ قادیانیوں نے مجھ پر قاتلانہ حملہ کرایا۔ کیونکہ میں ختم نبوت کا غلام ہوں۔ پچھلے ہفتے مجھے اطلاع ملی کہ مجھ پر رحمی عبدالستار ولد عبدالرزاق اور دیگر قادیانی سازباز کر کے اور بڑی رقم چندہ کی شکل میں جمع کر رہے ہیں۔ تاکہ مجھے قتل کر دیں۔ یا کسی بدمعاش عورت سے میرے تھانے میں جھوٹا الزام لگوا کر مجھے پابند سلاسل کرا دیا جائے میں غریب آدمی عزیز رہوں۔ مگر ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جان تک دے دوں گا۔ ... بھی اسی قسم کی مثالیں قادیانیوں کے مظالم کی انہوں نے بتائیں تو مولانا نذیر احمد صاحب بلوچ اور مولانا محمد طفیل صاحب نے ان کو ہر قسم کی تسلی دی۔ اور جماعت کی طرف سے مکمل تعاون یقین دلایا اور قبل از جمعہ مولانا نذیر احمد صاحب بلوچ نے ایک گھنٹہ ختم نبوت کے موضوع پر مفصل خطاب فرمایا اور مرزا قادیانیوں کی کتابوں کے وہ حوالہ جات دکھائے جن میں مرزا قادیانی نے ختم نبوت اور اہل سنت کی توہین کی ہے۔ تو مسجد نعروں سے گونج اٹھی اور ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد کے نعرے لگے اور تمام مسلمانوں نے ہاتھ کھڑے کر کے وعدہ کیا کہ آئندہ ہم قادیانیوں سے مکمل سوشل بائیکاٹ کریں گے اور ہم سب ختم نبوت میں کام کریں گے۔

ماتلی ضلع بدین میں ختم نبوت کا قیام

حیدرآباد (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت ماتلی ضلع بدین کا انتخابی اجلاس ہوا۔ جس میں بڑی تعداد میں کارکنوں نے شرکت کی حسب ذیل عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ سرپرست، رئیس غلام حیدر نظامانی سابق ایم پی اے صدر، مولانا محمد حسین صاحب خطیب جامع مسجد ماتلی نائب صدر مولانا عبدالحق صاحب بلوچ خطیب جامع نظامانی، ناظم اعلیٰ، محمد ایوب صاحب ... ماتلی خازن، جناب رئیس غلام حسین صاحب نظامانی۔

خیرپور ٹامیوالی میں بخاری پارک کو ختم نہ کیا جائے

ختم نبوت اسٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان بہاولپور کے نائب صدر محمد عارف رضا خان اور ناظم نشر و اشاعت سید ممتاز اطہر ہمدانی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ خیرپور ٹامیوالی شہر کی مقامی عیدگاہ کے سامنے ایک خوبصورت پارک "سید بخاری" کے نام سے تھا یہ پارک بانی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور مجاہد آزادی حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے منسوب تھا۔ اس کی حفاظت اور دیکھ بھال کے لیے بلدیہ خیرپور ٹامیوالی نے عملہ تعینات کیا ہوا تھا مگر اب جب سے نئے چیئرمین حاجی عاقل چیئرمین بنے ہیں، اس عظیم یادگار کو خدا جانے کس وجہ سے ختم کرنے کا ارادہ کر لیا ہے اس پارک سے جھولے کو ہٹا دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ سیاسی مخالفت کا نتیجہ یہ تو نہیں حتیٰ کہ بزرگوں کی یادگار کو ختم کر دیا جائے۔

انہوں نے اے سی حاصل پور سے اس معاملہ کی طرف توجہ دینے کا مطالبہ کیا ہے کہ اس پارک کا عملہ بحال کیا جائے۔ تاکہ یہ یادگار قائم رہ جائے۔

مسلم کالونی ربوہ میں قادیانیوں کی غیر قانونی تعمیرات کا نوٹس لیا جائے

مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے اہم اجلاس کی قراردادیں

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب جالندھری کی صدارت میں ایک اہم اجلاس جامع مسجد ریلوے کالونی فیصل آباد میں ہوا جس میں جمالی صاحب کے علاوہ مولوی فقیر محمد صاحب، مولانا طارق محمود، قاری محمد ابراہیم اور ڈاکٹر اصولات نواز نے شرکت کی۔ اجلاس میں ۲۴، ۲۵ اکتوبر کو مسلم کالونی ربوہ میں ہونے والی آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کے انتظامات کا جائزہ لیا گیا اور مذکورہ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی گئی۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کا سراغ لگانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں اور مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے موثر کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اجلاس نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ مرزائی مسلم کالونی ربوہ (لو انکم ہاؤسنگ سکیم) میں [illegible] تقاضوں کے باوجود نئی تعمیرات کر رہے ہیں اور محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ سرکل فیصل آباد کے ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر کوئی نوٹس تمام نہیں کر رہے ہیں جس کا فوری نوٹس لیا جائے۔

دریں اثناء کراچی سے ہمارے نمائندہ خصوصی کے مطابق مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب نے ایک ملاقات میں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کے بارے میں بتایا کہ ۲۴-۲۵ اکتوبر کو ربوہ میں کانفرنس ہوگی جس کے لیے ایک استقبالیہ کمیٹی تشکیل دی جائے گی جس میں فیصل آباد کے علاوہ گوجرانوالہ، شیخوپورہ، سرگودھا، چنیوٹ اور جھنگ سے ارکان لیے جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ چنیوٹ میں دسمبر میں دو روزہ کی بجائے ایک روزہ کانفرنس ہوگی۔

شبان ختم نبوت سرگودھا کا انتخاب

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) شبان ختم نبوت کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں اسی سے زائد شبان نے شرکت کی۔ اجلاس میں سالانہ انتخاب ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔ سرپرست مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی، صدر راؤ عبدالرحمٰن بلاک نمبر ۱۱، نائب صدر محمد مختار بزمی، جنرل سیکرٹری حافظ محمد اختر کوٹ فرید، خازن محمد ریاض الحسن سیٹلائٹ ٹاؤن، ناظم نشر و اشاعت حافظ محمد یونس بٹالوی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا احمد بخش مدرس مسجد عمر مدرسہ آمنیہ نے کہا کہ اب قراردادوں کا وقت ختم ہو چکا ہے اب عملی اقدام کی ضرورت ہے۔ شبان کے نائب امیر اور مبلغ محمد مختار بزمی نے کہا کہ اب بھی مسئلہ ختم نبوت کے دفاع کے لیے سوچنا ہوگا انہوں نے کہا کہ ہمیں حضور ﷺ کی عزت و ناموس کے لیے خود کو وقف کرنا ہوگا۔ مولانا طوفانی نے کہا کہ آپ مرکز کی ہدایات اور حکم کے مطابق بڑھتے چلیں اور اپنے کو تیار رکھو۔

مجلس تحفظ ختم نبوت
مردان سرحد کا انتخاب

مردان (نمائندہ ختم نبوت حافظ حسین احمد) مجلس تحفظ ختم نبوت مردان کا ایک اہم اجلاس جامع مسجد فردوس خان میں ہوا۔ اجلاس میں معروف علماء الحاج مولانا قاضی نور رحمان صاحب، مولانا محمد دار اللہ صدار ڈسٹرکٹ خطیب، مولانا سعید الرحمٰن، مولانا سعید الرحمٰن، مولانا عبدالقیوم، حافظ حسین احمد، حافظ جمشید، مولانا کرامت شاہ، حاجی محمد عبداللہ، ابوسعید، مولانا گوہر الرحمٰن ایم اے، حافظ محمد اسماعیل کے علاوہ تقریباً ۲۰۰ افراد نے شرکت کی۔ مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔ سرپرست اعلیٰ الحاج مولانا نور رحمان صاحب، فاضل دیوبند، امیر مولانا سیف الرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد غزنی خیل ہوتی۔ نائب امیر مولانا سعید اللہ جان خطیب نون خیل، ناظم اعلیٰ حافظ حسین احمد مہتمم جامعہ تحفیظ القرآن الکریم پار ہوتی۔ ناظم جناب ابوسعید صاحب ناظم تعلیم القرآن مردان، ناظم اطلاعات حاجی خورشید احمد، صدر دوکانداران خواجہ گنج مردان، خازن حاجی محمد عبداللہ کراکری ڈیلر بازار خواجہ گنج۔

ختم نبوت یوتھ فورس سے اکمل ندیم کا خطاب

کنری گذشتہ دنوں حیدرآباد ڈویژن کے مجلس تحفظ ختم نبوت کے رابطہ اطلاعات و نشریات کے سیکرٹری جناب اکمل ندیم کنری تشریف لائے اور مرزائیوں کی شرانگیز سرگرمیوں کی وجہ سے یہاں کے روز بروز بگڑتے ہوئے حالات سے آگاہی حاصل کی اور تشویش ظاہر کی۔ انہوں نے ختم نبوت یوتھ فورس کے قیام اور نوجوانوں کے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اتحاد قائم رکھنے پر خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے یوتھ فورس کے ایک بہت بڑے اجلاس سے خطاب بھی کیا۔

فرید ٹاؤن ساہیوال میں
مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

ساہیوال (نمائندہ ختم نبوت) رکنیت سازی مکمل ہونے کے بعد تمام ابتدائی اراکین کا ایک اجلاس جامع مسجد مدینہ فرید ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ حلقہ فرید ٹاؤن کا درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔ امیر مولانا قاری عبدالمجید حقانی خطیب جامع مسجد مدینہ فرید ٹاؤن، ناظم اعلیٰ چوہدری عبداللطیف فرید ٹاؤن، ناظم مولانا حافظ شکیل احمد عثمان جامع مسجد بلال، خازن ریحان احمد مرزا۔ مجلس شوریٰ کے اراکین یہ ہیں۔ ابوسفیان، مولانا بشیر احمد، غضنفر علی عباسی، شمس الفاروق، ساجد محمود، محمد ناصر، ملک محمد سعید، توصیف علی، شفیق الرحمٰن، محمد نقاب، چوہدری محمد رفیق اور ماسٹر عبدالغفار۔

چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دینے کے فیصلہ کا خیر مقدم

مجلس تحفظ ختم نبوت صدیق آباد کے رہنما اور جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ کے امام قاری شبیر احمد عثمانی نے کہا ہے کہ حکومت پنجاب نے چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دے کر عوام کی بے شمار پریشانیوں کا ازالہ کیا ہے۔ قاری شبیر احمد عثمانی نے کہا کہ چنیوٹ اور ربوہ کی پہاڑیوں سے حکومت کو تقریباً پونے دو کروڑ روپے کی آمدنی ہوتی ہے۔ اب یہ رقم مقامی علاقے کی فلاح بہبود پر خرچ ہوگی اور علاقہ میں ترقی و خوشحالی کا نیا دور شروع ہوگا۔ یہ فیصلہ علاقہ بھر کے عوام کیلئے باعث خوشی و مسرت ہے امید ہے کہ اس مبارک فیصلہ کا باضابطہ اعلان جلد از جلد کر دیا جائے گا۔ چنیوٹ وہ تاریخی شہر ہے جو قیام پاکستان سے قبل صوبے کا صدر مقام تھا۔ یہ شہر صنعت و معدنیات کا گہوارہ ہے دریائے چناب سے ریت اور پہاڑیوں سے بجری و پتھر پورے صوبے کو بھیجا جاتا ہے چنیوٹ فرنیچر اور لکڑی کا عمدہ کام کیلئے بہت مشہور ہے۔ اس کے علاوہ چنیوٹ کے مذہبی و تعلیمی ادارے ملک بھر کے صف اول کے دینی مدارس میں شمار ہوتے ہیں۔ جہاں دینی تعلیم کا اعلیٰ انتظام ہے یہ وہ شہر ہے۔ جہاں آزادی کے بعد مرزائیت کے خلاف مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی طرف سے ہر سال کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے جسمیں پاکستان کے ہی نہیں بلکہ بیرون ملک کے جید علماء کرام اور تمام مکاتب فکر کے عوام شرکت فرماتے ہیں۔ قاری شبیر احمد عثمانی نے کہا کہ اس قدیم شہر کو آزادی کے فوراً بعد ضلع کا درجہ ملنا چاہیے تھا لیکن بدقسمتی سے ایسا نہ ہو سکا۔ اب حکومت کا یہ فیصلہ قابل تحسین ہے۔ حکومت کے اس مدبرانہ فیصلہ سے عوام کی کئی پریشانیاں ختم ہو جائیں گی اور اس فیصلہ سے علاقہ بھر کے عوام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

قادیانیوں کی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ مٹایا جائے

آل پاکستان جلبانی تنظیم اور جلبانی برادری کے عمائدین کا مطالبہ

جلبانی منزل حسن آباد کالونی گرشتہ روڈ ڈیرہ غازیخان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام گذشتہ دن آل پاکستان جلبانی تنظیم کا مشترکہ اجلاس ہوا جسکی صدارت مولانا امام بخش صاحب مدظلہ نے کی۔ اس موقعہ پر ملک پاکستان میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا۔ اور حکومت پاکستان سے بھرپور مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ مٹایا جائے کیونکہ انکی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ کی نوشت درحقیقت کلمہ طیبہ کی توہین ہے اجلاس میں کہا گیا کہ مظفر گڑھ شہر میں جو قادیانیوں کی عبادت گاہ ہے اس پر تاحال کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ اسکو جلد از جلد مٹایا جائے۔ نیز ضلع ڈیرہ غازیخان کے ایک شہر میں انکی عبادت گاہ میں آیت قرآنیہ و کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے اسکو بھی مٹایا جائے۔ اجلاس میں ان حضرات نے شرکت کی۔ حافظ محمد اسلم صدیقی، حافظ رب نواز صاحب، سردار محمد خان جلبانی، محمد اکرم خان جلبانی، ... بخاری، مولوی محمد قاسم فاروقی، عبدالستار

کلمہ طیبہ کی توہین پر

مردان میں دو قادیانیوں کے خلاف مقدمہ

مردان (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت مردان کے ناظم اعلیٰ حافظ حسین احمد نے مردان کے دو قادیانیوں جاوید اور بشیر احمد کے خلاف صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی پر زیر دفعہ ۲۹۵-۲۹۵ الف اور دفعہ ۲۹۸ ج، مقدمہ درج کرا دیا ہے قادیانیوں نے سیشن جج سے قبل از گرفتاری ضمانت منظور کرالی ہے۔ ۷ اگست کو تاریخ کو پیشی تھا اس دن مردان کے ۵۰۰ کے قریب علماء اور معززین ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے احاطہ عدالت کے سامنے جمع ہوئے۔ مجلس کے ایک اجلاس میں قادیانیوں کی ضمانتیں منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

تھرپارکر میں سانپوں اور قادیانیوں کا احتساب

کراچی (ختم نبوت رپورٹ) تھرپارکر میں انسانی جانوں کے دشمن سانپوں کا مکمل احتساب شروع کر دیا گیا۔ روزنامہ امن کی رپورٹ کے مطابق یہ احتساب مولوی نیک محمد کی قیادت میں شروع ہوا ہے۔ دوسری طرف مسلمانوں کے ایمان کے دشمن قادیانیوں کا احتساب بھی شروع ہو چکا ہے اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولوی طفیل احمد اس کی قیادت کر رہے ہیں۔ احتساب کیلئے پرزور تبلیغی مہم اور متعدد علاقوں کے تبلیغی دورے اور تردید قادیانیت پر مبنی لٹریچر کی تقسیم شامل ہے اس مہم کا آغاز ۶ اگست کو کنری میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس سے کیا گیا۔

بقیہ ، خصائل نبوی ﷺ

مبارک کی بڑائی کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے اور کئی قسم کی تاکید کے ساتھ اللہ جل جلالہٗ نے آپ ﷺ کے خلق عظیم کو ذکر فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نرم مزاجی کو پسند کرتے ہیں۔ اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو اور کسی چیز پر عطا نہیں کرتے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ بڑی خیر سے محروم ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کے اخلاق بہترین ہوں۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ تم میں سے زیادہ محبوب مجھے وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ ایک صحابی رضؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آدمی کو سب سے بہترین چیز جو عطا ہوئی ہے وہ کیا ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خوش خلقی۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے۔ قیامت میں اعمال نامہ کے ترازو میں سب سے زیادہ وزنی چیز جو ہو گی وہ اچھے اخلاق ہوں گے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ آدمی اچھے اخلاق کی بدولت شب بیدار، روزہ دار کے درجے کو پہنچ سکتا ہے۔ حضرت معاذ رضؓ کہتے ہیں کہ جب مجھے یمن بھیجا گیا اور سواری پر سوار ہونے کے لیئے رکاب میں پاؤں رکھا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخری وصیت جو فرمائی وہ یہ تھی۔ کہ لوگوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ مومنین میں زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق بہتر ہوں ان کے علاوہ اور بھی بہت سی روایات میں حسن اخلاق کی تاکید فرمائی گئی ہے اور یہ اس کا نمونہ ہے جو اوپر ذکر کیا گیا۔

نئے انتخاب پر مرکزی قائدین کو مبارکباد

کوئٹہ (نمائندہ ختم نبوت) مرکزی تحریک حیا وسنت بلوچستان کے امیر مولانا عبداللہ جان، ناظم اعلیٰ مولانا محمد یوسف ہزاروی، خزانچی مولانا قاری عبدالقدوس اور ناظم نشر واشاعت و رابطہ محمد انور خان مندوخیل نے ایک مشترکہ بیان میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی انتخابات میں حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ تعالیٰ کو امیر مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب کو نائب امیر، مولانا عزیز الرحمن جالندھری کو ناظم اعلیٰ، مولانا عبدالرحیم اشعر کو ناظم تبلیغ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی کو ناظم نشر و اشاعت اور صوفی بشیر احمد کو خزانچی منتخب ہونے پر مبارکباد پیغام بھیجتے ہوئے کہا ہے کہ ان اکابرین کی قیادت میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان پہلے سے زیادہ فعال ہو گی۔

خالص اور سفید ——— صاف وشفاف

ستارہ شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ

حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ)
کراچی

کارمینا
بدہضمی، قبض، گیس،
سینے کی جلن، تیزابیت
وغیرہ کا اچھا علاج ہے۔
carmina
ہمدرد
ہم خدمت خلق کرتے ہیں
کارمینا ہمیشہ گھر میں رکھیے۔
آوازِ اخلاق
معاف کر دینا بہترین انتقام ہے۔
Adarts CAR-4/84

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3220

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

شمع ختم نبوت کے پروانو!

ربوہ چلو ، ربوہ چلو!

۲۴، ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعرات ، جمعہ

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام

آل پاکستان

ختم نبوت کانفرنس

بمقام مرکز ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ ضلع جھنگ

زیر سرپرستی
مولانا خان محمد صاحب مدظلہ
کندیاں شریف

اس تاریخی کانفرنس میں تمام مکاتیب فکر کے علماء ، راہنمایان قوم شرکت کریں گے کانفرنس کی تیاریاں زور وشور سے شروع کردی گئی ہیں جس کے لئے مجلس استقبالیہ تشکیل دے دی گئی ہے جس میں فیصل آباد، شیخوپورہ ، گوجرانوالہ ، سرگودھا ، جھنگ اور چنیوٹ کے اراکین شامل ہیں ۔ شمع ختم نبوت کے پروانے کانفرنس میں شرکت کیلئے ابھی سے تیاریاں شروع کردیں ۔

باہر سے پہنچنے والے حضرات کیلئے رہائش کا مناسب انتظام ہوگا

شعبہ نشر واشاعت ، مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان حضوری باغ روڈ ملتان فون 76338